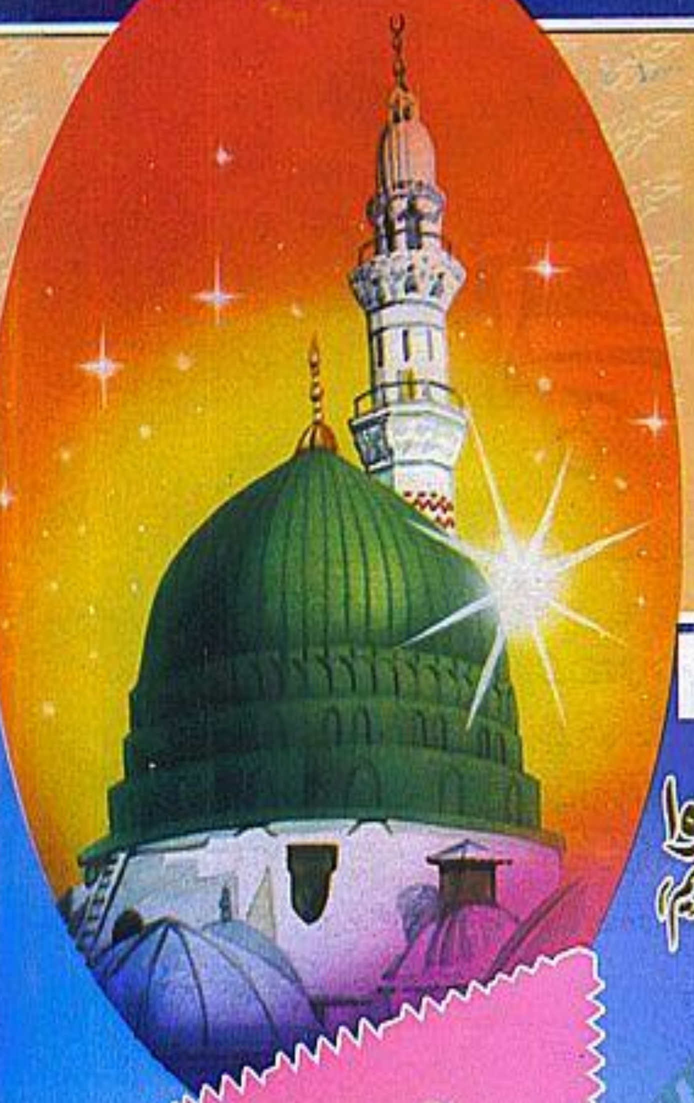

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۱۹ تا ۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۸ تا ۱۵ نومبر ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۴۳

دامنِ رسالت سے وابستگی کے سوا کوئی چارہ نہیں (مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم)

ناموسِ رسالت کا تحفظ افضل الفرائض ہے (مولانا محمد اکرم طوفانی)

روضۂ اقدس پر حاضری کے آداب

دربارِ رسالت کا سفیر سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

ملکی سالمیت اور قانونِ رسالت کے تحفظ کے لئے باہمی اتحاد ضروری ہے (وزیر سیاحت مولانا عطاء الرحمٰن)

آل پاکستان ختمِ نبوۃ کانفرنس چناب نگر کی تفصیلی رپورٹ اور قرار دادیں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

قربانی کے دن عقیقہ

سہیل احمد، راولپنڈی

س:...... عید قرباں والے دن عقیقہ کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اس دن عقیقہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

ج:...... جی ہاں! اس دن بھی عقیقہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ قربانی کے جانور میں بھی عقیقہ کا حصہ شامل کیا جاسکتا ہے۔

سسرالیوں کو بُرا بھلا کہنا

ثانیہ علی، دبئی

س:...... میرے والدین کی آپس میں ذہنی ہم آہنگی بہت ہے مگر وہ ایک دوسرے کے خاندان کو پسند نہیں کرتے ہیں، ان میں طرح طرح کے نقص اور خامیاں نکالتے رہتے ہیں، والد صاحب والدہ کے خاندان والوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور والدہ صاحبہ والد کے خاندان والوں کو۔ اس طرح وہ ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے ہم بہن بھائی بہت عاجز آچکے ہیں، ان دونوں کی لڑائی میں ہم پر منفی اثرات مرتب ہورہے ہیں، پہلے ہم خاموشی سے سب سنتے تھے مگر اب برداشت نہیں ہوتا، دل چاہتا ہے کہ خودکشی کرلوں یا گھر سے بھاگ جاؤں، مجھے پتا ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان حالات میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... آپ کے ماں باپ دونوں آپ کے لئے قابلِ احترام ہیں، اگر ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے تو باپ کی رضا میں اللہ کی رضا اور باپ کی ناراضی میں اللہ کی ناراضی ہے۔ اس لئے آپ لوگ کسی کی طرف داری تو نہ کریں، البتہ نہایت ادب سے دونوں کی خدمت میں عرض کریں کہ:

۱:...... آپ حضرات ہمارے لئے تو ایک درجے کے ہیں، لیکن آپ کے اس انداز سے ہم پریشان ہیں کہ ماں سچ کہتی ہے یا باپ، بہرحال ہمارے لئے تو ہمارا ننھیال بھی عزت ہے اور ددھیال بھی۔ ہمیں تو دونوں کی توہین و تنقیص سے ایذا ہوتی ہے، خدا کے لئے آپ حضرات ہماری آخرت اور اپنی دنیا خراب نہ کریں، اور اس باب کو ہمیشہ کے لئے یہاں بند کردیں۔

۲:...... اس کے ساتھ ہی میں آپ کے والدین کی بھی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس بے مقصد ''جہاد'' کو چھوڑ دیں، آج اگر وہ کسی کے داماد اور بہو ہیں تو کل ان کے بھی داماد اور بہوئیں آئیں گی اگر ان کی بہو یہ کہنا شروع کردے کہ میرا سسرال خراب ہے، یا ان کا داماد کہے کہ میرا سسرال ایسا ہے، ویسا ہے، تو کیا خیال ہے ان کو تکلیف دہ ہوگا۔ بھائی ان کو راحت نہیں پہنچاسکتے تو ان کو تکلیف تو نہ پہنچاؤ، ان کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے آپ کو پالا پوسا، پڑھایا اور تم دونوں کو نکاح کے بندھن میں باندھ دیا؟ کیا یہ جرم ہے؟ اگر یہ جرم ہے تو کیا آپ اپنی اولاد کے لئے اس جرم کو اختیار نہیں کریں گے، پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ وہ تمہارے بقول جیسے بھی ہوں تمہاری عزت ہیں اور تمہارا خاندان ہیں بلکہ خاندان کے بزرگ اور ماں باپ ہیں، بھلا کوئی عقلمند اپنے ماں باپ، بزرگوں اور خاندان کی بے توقیری کیا کرتا ہے؟ جو لوگ ایسا کرتے ہوں، ان کو عقلمند شریف انسان کہا جاسکتا ہے؟ اگر نہیں تو اپنے آپ کو کیوں بدنام کرتے ہو اور اپنے آپ کو کیوں گالیاں دیتے ہو اور اپنے آپ کو اپنے بڑوں اور چھوٹوں کی نگاہ میں کیوں گراتے ہو؟ کہ اب تمہارے اس غلط طرزِ عمل سے تمہاری اولاد زندگی پر خودکشی کو ترجیح دینا چاہتی ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

سجدہ سہو کا حکم

شہزاد احمد، کراچی

س:...... آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ (دورانِ نماز قرأت بھول جائیں) اگر تین آیات پڑھ چکے ہوں تو رکوع کرلیں اور اگر تین آیات قرأت نہ ہوئی ہو تو دوسری سورت پڑھ کر قرأت مکمل کریں اور نماز نہ توڑیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے؟ اگر سجدہ سہو کی ضرورت ہے تو کیا حکم ہے؟

ج:...... سجدہ سہو کی ضرورت ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ ۱۹ تا ۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۸ تا ۱۵ نومبر ۲۰۰۹ء شمارہ: ۴۲

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر و احسان	۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
تحریک ختم نبوت کا قرض جناب مگری کی مفصل رپورٹ	۷	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
دور رسالت کے شعیر ... حنیفہ	۱۱	علامہ محمد عبداللہ
... ادارے ناموس رسالت کا قانون	۱۴	انور غازی
روضۂ اقدس پر حاضری کے آداب	۱۶	مفتی محمد جمیل خان شہید
ایک وضاحت	۲۰	جناب شکیل عثمانی
فضائل قرآن شریف	۲۱	سید ابوفضل احمد خان
خاموش خادم ... شیخ عبداللہ	۲۳	ڈاکٹر ... حسین چھتیال

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھری

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۵۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گزشتہ ۲۸ سال سے منعقد ہونے والی اٹھائیسویں دو روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر معمول سے بڑھ کر بھرپور حاضری، اکابر، علماء، خطباء، مناظرین، باشثین اور سیاسی و مذہبی زعما کے جاندار خطابات، بیانات، سوال و جواب اور ذکر کی مجالس کے ساتھ نہایت ہی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ اس کانفرنس کی ابتدا تقسیم سے قبل ۱۹۳۵ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے آبائی شہر اور اس کے مرکز ارتداد، قادیان ضلع گورداسپور سے ہوئی۔ ابتدائی طور پر اگرچہ اکابر علماء کو اس کانفرنس کے انعقاد میں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم ایسا بھی ہوا کہ قادیان شہر کے باہر ٹینٹ لگا کر کانفرنس کی اور قادیانیت کے سینے پر مونگ دلے، بہرحال یہ سلسلہ بلا کسی تعطل کے چلتا رہا۔ قیام پاکستان میں جب قادیانیوں نے ہندوستان سے منتقل ہو کر چنیوٹ کے قریب، دریائے چناب کے مغربی کنارہ، ربوہ کے نام پر ایک شہر بسایا، بلکہ قادیانی اسٹیٹ قائم کی یہاں تک کہ وہاں کسی مسلمان کا داخلہ ممنوع قرار دیا، تو مسلمانوں نے ربوہ حال چناب نگر کے قریبی شہر چنیوٹ کو اپنا مرکز قرار دے کر قادیان میں ہونے والی سالانہ کانفرنس وہاں منتقل کر دی یوں وہاں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہونے لگی۔

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور مسلمانوں کے بھرپور مطالبہ پر ربوہ حال چناب نگر کو کھلا شہر قرار دے دیا گیا اور وہاں مسلمانوں کو آباد ہونے کی اجازت دی گئی تو بحمد اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے مسلم کالونی ربوہ حال چناب نگر میں ایک قطعہ زمین حاصل کر کے مسجد، مدرسہ اور ختم نبوت سینٹر قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ ابتدائی طور پر اس مسجد، مدرسہ اور ختم نبوت مرکز کی دیکھ بھال، نگرانی، قادیانی شبہات کے جوابات دینے اور اس کو صحیح معنی میں مرکز اسلام بنانے کی ذمہ داری فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات قدس سرہ کے حصہ میں آئی۔ ان کی رحلت کے بعد مجلس کے مایہ ناز مبلغ اور مناظر حضرت مولانا خدا بخشؒ اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا زید مجدہم نے یہ ذمہ داری بحسن و خوبی انجام دی تا آنکہ قادیانی سورماؤں کو احساس ہو گیا کہ اس مرکز اور اس جماعت سے ماتھا لڑانا آہنی دیوار سے سر ٹکرانے کے مترادف ہے۔ الغرض اس مرکز کی قادیانیت اور ان کے سورماؤں کے دلوں پر دھاک بیٹھ گئی۔ اب تو وہاں ماشاء اللہ ایک بہت بڑا مرکز، بڑی لائبریری، حفظ و ناظرہ کے علاوہ شعبہ کتب، پرائمری اور میٹرک کی تعلیم کا بہت ہی عمدہ اور معقول انتظام ہو چکا ہے اور باقاعدہ علماء کی ایک کثیر تعداد ہر وقت وہاں موجود رہتی ہے، اس وقت وہاں کے ذمہ دار حضرت مولانا غلام مصطفیٰ ہیں جو اپنے اکابر و اسلاف کے طرز پر قادیانیت کی بیخ کنی میں مصروف ہیں، خیر اب تو قادیانی اسٹیٹ کا پایہ تخت بھی وہاں سے لندن منتقل ہو چکا ہے۔ موجودہ حالات میں جہاں ہر طرف بم دھماکوں، خودکش حملوں اور شر و فساد کے خطرات تھے، عین اس وقت قادیانیوں اور قادیانیت کے وسط میں اتنا بڑا جلسہ اور کانفرنس کرنا اور وہ بھی دو روزہ، کچھ آسان نہیں تھا اور اتنے سارے لوگ، عوام،

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ذی وقار علما، مشائخ اور سیاسی ومذہبی زعما اور راہنماؤں کو اکٹھا کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ اگرچہ کچھ حضرات نے خطرات اور اندیشوں کا اظہار کیا اور کچھ ایجنسیوں نے بھی اس طرف توجہ دلائی، مگر عاشقانِ رسول نے ان میں سے کسی کی پرواہ کئے بغیر حسب معمول جرأت مندانہ قدم اٹھایا اور سیکورٹی خطرات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنے عشق رسالت کی تاریخ دہرائی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی بھرپور مدد فرمائی۔ یوں یہ دوروزہ کانفرنس نہایت تزک واحتشام سے خیر وخوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی اور بحمداللہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

اس سال کی کانفرنس میں اس قدر زیادہ مجمع تھا کہ سابقہ سالوں کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے، سمجھ نہیں آتا تھا کہ اس قدر خلق کثیر کہاں سے آگئی ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ آئندہ اس کانفرنس کے لئے کسی کھلے مقام کا انتظام کرنا پڑے گا، بلامبالغہ وسیع وعریض مسجد، اس کا صحن، مدرسہ اور اس کا صحن، برآمدے اور چھتیں لبالب بھری ہوئی تھیں، خدا جھوٹ نہ بلوائے تو شرکا کی تعداد پچاس سے پچھتر ہزار کے لگ بھگ تھی۔ تاہم کارکنانِ ختم نبوت اور عاشقانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دودن تک نہایت چاک وچوبندرہ کر ایک ایک آدمی کی نقل وحرکت پر نگاہ رکھی۔ چنانچہ عوام اور علماومشائخ یا سیاسی ومذہبی راہنماؤں کے جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے الگ الگ راستے متعین کئے گئے، ہر آنے والے کو گیٹ پر موجود سیکورٹی کارکنان نے گیٹ پر موجود تھرو واک مشین سے چیک کیا، گاڑیوں کی پارکنگ، کھانے پینے اور اسٹالوں کے لئے الگ مقامات متعین کئے گئے اور جلسہ میں آنے والے ہر ہر فرد کی جان کی حفاظت کا مکمل اہتمام کیا گیا۔ مسجد، مدرسہ اس کے دائیں بائیں اور ان کی چھتوں اور جہاں جہاں معزز مہمان رہائش پذیر تھے، وہاں سیکورٹی کارکنان غیر محسوس طور پر موجود رہے، اسی طرح عین جلسہ گاہ میں بھی ایسے افراد موجود تھے جو کسی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لئے چوکنا تھے۔

یہ کانفرنس ۱۵/اکتوبر بروز جمعرات صبح دس بجے شروع ہوکر جمعہ ۱۶/اکتوبر عصر کے وقت اختتام پذیر ہوئی، اس کی کل پانچ نشستیں ہوئیں، پہلی نشست ۱۵/اکتوبر بروز جمعرات صبح دس بجے شروع ہوکر ظہر کے وقت مرکزی شوریٰ کے رکن اور اس نشست کے صدر جناب الحاج قاضی فیض احمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ اس نشست سے حافظ عبدالجبار، قاری زین العابدین نے تلاوت وہدیہ نعت پیش کیا اور مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبداللطیف تونسوی، حاجی عبدالوہاب جالندھری اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کیا۔ دوسری نشست بعد نماز ظہر شروع ہوئی، جس کی صدارت امام المجاہدین حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کے خلف مولانا مفتی تقی الدین شامزی نے کی، تلاوت قاری مسعود احمد خان فاروق آباد نے کی، اس نشست سے صاحبزادہ مولانا زبیر اشرف عثمانی دارالعلوم کراچی، مولانا فضل الرحیم جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا محمد یعقوب ربانی مہتمم جامعہ اسلامیہ فاروق آباد، قاری علیم الدین شاکر خطیب جامعہ اسلامیہ فاروق آباد، مولانا عبدالقیوم حقانی مہتمم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی چکوال نے خطاب کیا۔ عصر کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی، جس میں شاہین ختم نبوت اور فاتح چناب نگر حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے، مغرب کے بعد حسب معمول مجلس ذکر ہوئی، جس میں مولانا ارشد الحسینی نے خطاب کیا اور مولانا اجمل قادری نے ذکر کرایا۔ بعد نماز عشا تیسری نشست شروع ہوئی جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے کی۔ تلاوت مولانا قاری مشتاق احمد قصور کے حصہ میں آئی اور اس نشست سے مولانا محمد اشرف علی مہتمم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی راولپنڈی، مولانا امجد خان لاہور، مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی سکھر، صاحبزادہ مبشر محمود فیصل آباد، مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری جمعیت اہل حدیث ساہیوال، مولانا قاری جمیل الرحمن اختر لاہور، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا خواجہ عبدالماجد خانیوال، مولانا مفتی ضیاء مدنی فیصل آباد، مولانا زبیر احمد ظہیر لاہور، مولانا عبدالغفور حقانی شجاع آباد، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا محمد احمد لدھیانوی جھنگ، مولانا الیاس گھمن سرگودھا نے خطاب کیا۔ یہ نشست فجر کی اذان تک رات بھر جاری رہی۔ فجر کی نماز کے بعد حسب معمول حضرت مولانا محمد امیر میرک نے درس قرآن دیا۔ چوتھی نشست بروز جمعہ صبح دس بجے شروع ہوئی جس کی صدارت صاحبزادہ مولانا عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے حصہ میں آئی اور مہمان خصوصی صاحبزادہ حضرت

مولانا عزیز احمد شجاع آباد قرار پائے۔ اس نشست میں شاعر ختم نبوت سیّد سلمان گیلانی لاہور، طارق حفیظ جالندھری اور بلال ہاشمی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس نشست سے مولانا علامہ احمد میاں حمادی، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، قاری کامران احمد حیدرآباد، جماعت اسلامی کے مرکزی راہنما ڈاکٹر فرید احمد پراچہ لاہور، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، راقم الحروف سعید احمد جلال پوری، مولانا نعمت اللہ گمبٹ، مولانا عالم طارق چیچہ وطنی نے خطاب کیا، جمعہ کا خطبہ اور امامت کے فرائض مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے سرانجام دیئے۔ پانچویں اور آخری نشست بعد نماز جمعہ شروع ہوئی جس کی صدارت کا قرعہ حضرت مولانا قاری محمد یٰسین مہتمم دارالقرآن فیصل آباد کے حصہ میں آیا۔ تلاوت اور نعت بالترتیب قاری مسعود احمد فیصل آباد، سیّد سلمان گیلانی اور حافظ محمد ابوبکر نے پیش کی۔ اس نشست سے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا عطاء الرحمٰن وفاقی وزیر سیاحت اور ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے خطاب کیا، جبکہ جلسہ کی اختتامی دعا مولانا مطیع الرحمٰن خلف رشید حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے حصہ میں آئی۔

اس جلسہ اور کانفرنس بلکہ اس اسٹیج کی یہ خصوصیت ہے کہ اس اختلاف و انتشار کے دور میں یہ مسلمانانِ امت اور تمام مکاتب فکر کے لئے نکتہ اتحاد ہے۔ چنانچہ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور مذہبی و سیاسی زعما اس میں شرکت کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں، اسی طرح اس اسٹیج پر ملک بھر کے اکابر و مشائخ طریقت بھی حاضری کو اپنے لئے اعزاز و افتخار سمجھتے ہیں، چنانچہ مولانا پیر عبدالماجد خانیوال، مولانا پیر عزیز الرحمٰن راولپنڈی، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی ملتان، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ بہلویہ شجاع آباد، مولانا سیّد جاوید حسین شاہ فیصل آباد، مولانا میاں اجمل قادری لاہور، مولانا ارشد الحسینی اٹک، مولانا محمد حسن خلیفہ مجاز حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ لاہور، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کہروڑپکا اور خانقاہ کندیاں شریف کے تمام منتسبین و متعلقین اور خلفاء اس میں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔

اس سال کی کانفرنس دوسرے سالوں سے یوں بھی ممتاز اور فائق تھی کہ امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف دامت برکاتہم جو ضعف اور پیرانہ سالی کی وجہ سے گزشتہ کئی سال سے ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں باوجود شدید خواہش کے، تشریف نہیں لاسکتے تھے، اس سال ہمت و مجاہدہ فرماکر بذریعہ کار چناب نگر تشریف لے آئے۔

بلاشبہ یہ حضرت کی ختم نبوت کے مشن سے دلی وابستگی اور والہانہ لگاؤ کی دلیل ہے کہ اتنا طویل اور تکلیف دہ سفر آپ نے ایک ہی دن میں فرمایا۔ یہ دوسری بات ہے کہ راستے میں آتے ہوئے لالہ خلیل احمد صاحب کے صاحبزادہ مولوی سعد احمد خان کا سرگودھا میں نکاح پڑھایا اور سیدھے چناب نگر تشریف لے آئے تو کارکنان ختم نبوت اور خدام کی عید ہوگئی، تاہم دن بھر تھکاوٹ رہی مگر رات کی نشست میں آپ نے صدارت فرمائی اور دیر تک اسٹیج پر تشریف فرما رہے، آپ ہی کی برکت سے آپ کے تمام صاحبزادگان صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب، صاحبزادہ مولانا رشید احمد صاحب، صاحبزادہ سعید احمد اور صاحبزادہ نجیب احمد اور دوسرے متعدد خلفاء اور کارکنان کا ایک بھرپور قافلہ حضرت کے ساتھ محوِ سفر تھا۔

ہم اس موقع پر کارکنانِ ختم نبوت، عالمی مجلس کی انتظامیہ اور مبلغین، خصوصاً مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسامہ رضوان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا غلام مصطفی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا غازی عبدالرشید اور دوسرے رفقاء کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتے ہیں، جن کی شبانہ روز مساعی سے یہ عظیم الشان کانفرنس پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے اور اس کانفرنس کو امت کے اتحاد و بیداری اور قادیانیوں کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مفصل رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اٹھائیسویں سالانہ

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

ناموس رسالت کا تحفظ افضل الفرائض ہے: مولانا محمد اکرم طوفانی

دامن رسالت سے وابستگی کے سوا کوئی چارہ نہیں، قادیانیوں کے نام کانفرنس کا پیغام: مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ

ملکی سالمیت اور قانون رسالت کے تحفظ کے لئے باہمی اتحاد ضروری ہے: وفاقی وزیر سیاحت مولانا عطاء الرحمٰن

چناب نگر..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اٹھائیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۱۵، ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی کل پانچ نشستیں منعقد ہوئیں۔

پہلی نشست: ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۹ء، ۱۰ بجے صبح مولانا صاحبزادہ عزیز احمد معاون امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعا سے شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سرانجام دیئے۔ جناب حافظ عبدالجبار، قاری زین العابدین نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ افتتاحی خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مفتی راشد مدنی کا ہوا جبکہ مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبداللطیف تونسوی، حافظ عبدالوہاب جالندھری، آخری خطاب حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا ہوا اور یہ نشست قاضی فیض احمد رکن مجلس شوریٰ مرکزی مجلس کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست: بعد نماز ظہر ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۹ء، بروز جمعرات صدارت مولانا مفتی تقی الدین شامزئی، تلاوت قاری مسعود خان فاروق آباد۔ مقررین: دارالعلوم کراچی کے استاذ مولانا زبیر اشرف عثمانی، جامعہ اشرفیہ لاہور کے ناظم تعلیمات، مولانا فضل الرحیم اشرفی، مولانا محمد یعقوب ربانی مہتمم جامعہ اسلامیہ فاروق آباد، قاری علیم الدین شاکر خطیب جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری شیرانوالہ لاہور، مولانا عبدالقیوم حقانی مہتمم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، مولانا قاضی راشد الحسینی خطیب مدنی مسجد اٹک، مولانا ممتاز احمد کلیار خطیب جامع مسجد گجرانوالہ، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی جامعہ دارالعلوم حنفیہ چکوال نے اختتامی کلمات کہے اور دعا خیر سے اس نشست کا اختتام کیا۔

محفل سوال و جواب: عصر کی نماز کے بعد سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

مجلس ذکر: بعد نماز مغرب مجلس ذکر منعقد ہوئی۔ پیر طریقت مولانا قاضی ارشد الحسینی نے فضائل ذکر پر خطاب کیا، جبکہ شیرانوالہ گیٹ خدام الدین لاہور کے امیر و سجادہ نشین مولانا میاں محمد اجمل قادری نے حضرت لاہوریؒ کے طرز پر ذکر بالجہر کرایا۔

تیسری نشست: ۱۵/اکتوبر جمعرات بعد نماز عشاء، صدارت: قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ، تلاوت: قاری مشتاق احمد امیر مجلس قصور، قاری محمد عثمان ساہیوال۔

مقررین: مولانا اشرف علی مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی، مولانا محمد امجد خان مرکزی ناظم نشرواشاعت جمعیت علماء اسلام لاہور، مولانا عبدالحمید لدھ خطیب جامع مسجد شجاع آباد، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی خطیب جامع مسجد ..., صاحبزادہ بشیر محمود خطیب جامع مسجد محمود فیصل آباد، مولانا زاہد الراشدی جنرل سیکرٹری پاکستان شریعت کونسل گوجرانوالہ، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری جنرل سیکرٹری جمعیت اہل حدیث پاکستان ساہیوال، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر جنرل سیکرٹری پاکستان شریعت کونسل پنجاب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال، مولانا مفتی محمد ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر نائب امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان لاہور، مولانا عبدالغفور حقانی ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہلسنت پاکستان شجاع آباد، مولانا عبدالحمید وٹو خطیب اعظم قلعہ دیدار سنگھ، مولانا محمد احمد لدھیانوی صدر اہلسنت والجماعت پاکستان جھنگ، مولانا محمد الیاس گھمن ناظم اعلیٰ اتحاد اہلسنت پاکستان سرگودھا۔ یہ نشست صبح کی اذان تک جاری رہی۔

درس بعد فجر: استاذ العلماء مولانا میر محمد میرک امیر جمعیت علماء اسلام خیر پور میرس سندھ۔

چوتھی نشست: قبل از جمعہ ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۹ء، صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں، مہمان خصوصی مولانا عزیز احمد بہلوی نقشبندی خانقاہ بہلویہ شجاع آباد۔

نعت خواں: سیّد سلمان گیلانی ابن شاعر ختم نبوت سیّد امین گیلانی لاہور، طارق حفیظ جالندھری، بلال ہاشمی۔

مقررین: مولانا علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم سندھ، مولانا قاری کامران احمد خطیب اعظم حیدر آباد، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جماعت اسلامی پاکستان، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا سعید احمد جلال پوری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، مولانا نعمت اللہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھبٹ، مولانا محمد عالم طارق مرکزی راہنما اہلسنت والجماعت پاکستان۔

آخری نشست بعد نماز جمعہ: صدارت: قاری محمد یسین مہتمم دارالقرآن فیصل آباد، تلاوت: قاری مسعود احمد فیصل آباد، نعت خواں سیّد سلمان گیلانی لاہور، نعت خواں: حافظ محمد ابوبکر کراچی۔

مقررین: خطیب العصر مولانا سیّد عبدالمجید شاہ ندیم، مولانا عطاء الرحمٰن وفاقی وزیر سیاحت پاکستان اسلام آباد، مولانا محمد حنیف جالندھری جامعہ خیرالمدارس ملتان، کانفرنس حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے فرزند ارجمند مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ جبکہ مختلف نشستوں کے مہمانان خصوصی پیر طریقت حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد، پیر طریقت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی ملتان، پیر طریقت حضرت صاحبزادہ مولانا عزیز احمد بہلوی شجاع آباد، حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی، جناب رضوان نفیس خادم وخلیفہ سیّد نفیس الحسینیؒ لاہور، مولانا محمد حسن امیر مجلس لاہور، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ وجیہ احمد خانقاہ سراجیہ، حاجی عبدالرشید رحیم یار خان، مولانا محمد جمیل اجمل امیر مجلس جڑانوالہ، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض: مولانا محمد علی صدیقی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی نے سرانجام دیئے۔

چند ایک مقررین کی تقاریر کے اقتباسات پیش خدمت ہیں:

مولانا غلام حسین جھنگ نے کہا: آج ہم اور آپ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وآبرو کے تحفظ کی عظیم کانفرنس میں شریک ہیں۔ اللہ پاک میری اور آپ کی حاضری کو قبول فرمائیں۔ ہماری قادیانیوں سے ذاتی لڑائی نہیں۔ اختلاف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کی وجہ سے ہے، انہوں نے کہا کہ مرزا کے کذاب ہونے کے کئی دلائل ہیں: (۱) نبی کسی کا غلام نہیں ہوتا، غلام ہونا اس کے کذاب ہونے کی دلیل ہے۔ (۲) تمام نبیوں پر وحی لانے والے فرشتہ کا نام جبریل علیہ السلام ہے، اس پر آنے والے کا نام ٹیچی ٹیچی ہے، جو کذاب ہونے کی مستقل دلیل ہے۔ چار فرشتے معروف ہیں: جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام۔ مرزا قادیانی کے بھی چار فرشتے تھے: شیر علی، خیراتی، شبراتی، ٹیچی ٹیچی۔ (۳) تمام نبیوں پر وحی ان کی قومی زبان میں آتی رہی، اس کی نام نہاد وحی غیر قومی زبانوں میں آنا کذاب ہونے کی دلیل ہے۔ (۴) تمام نبی مرد تھے، مرزا کہتا ہے کہ میں مریم ہوں، جو اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ (۵) تمام انبیاء کرام انسان تھے، مرزا کہتا ہے کہ میں انسان نہیں:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسان کی عار

آخر میں انہوں نے کہا کہ لادین حکمران، سیاستدان، ملک میں تصادم چاہتے ہیں جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کے تحفظ، سالمیت اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کا نام ہے۔

مولانا عبداللطیف تونسوی نے کہا کہ ناموس رسالت قانون کو ختم کرنے والے خود ختم ہوجائیں گے لیکن ناموس رسالت کا تحفظ ہوتا رہے گا۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ افضل الفرائض ہے۔ نماز فرض ہے، زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض ہے، افضل الفرائض نہیں، حج فرض ہے، افضل الفرائض نہیں، لیکن ناموس رسالت کا تحفظ ذات رسول کا تحفظ ہے جس سے کوتاہی بہت بڑی محرومی ہے، انہوں نے سامعین سے اپیل کی کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تن، من، دھن قربان کردو، لیکن آبروئے رسول پر حرف نہ آنے دو۔ انہوں نے کہا کہ آپ میں سے ہر ایک ساتھی یہ جذبہ لے کر جائے کہ ہم عقیدہ ختم نبوت

کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی اساس و بنیاد ہے، جس پر مکمل ایمان لائے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا، انہوں نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے مبلغ حافظ عبدالوہاب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا دوبارہ حلقۂ بگوش اسلام ہوجائیں، دوسری صورت یہ ہے کہ مرزائیت سے متعلقہ پاکستان کے قوانین کو تسلیم کرلیں۔

مولانا امجد خان نے کہا عقیدہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے، اس عقیدہ کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک پاکستان میں ایک بھی مسلمان زندہ ہے، پرچم ختم نبوت بلند رہے گا۔ حکمرانو! عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کوئی کوشش کی تو ہم پارلیمنٹ کے اندر اور باہر قانونی جنگ لڑیں گے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مشرف کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ پاکستانی قوم نے اتحاد و اتفاق سے کہا ہے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

قاری خلیل احمد بندھانی نے کہا کہ پاکستان کو لا الٰہ الا اللہ کی بنیاد پر بنایا گیا تھا، لیکن آج بانی پاکستان کے جانشین اس نظریہ سے انحراف کررہے ہیں۔ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم متفقہ طور پر کی گئی، جس کو کسی صورت میں ختم نہیں کیا جائے گا۔

مولانا زاہد الراشدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ نئی نبوت، نئی وحی ماننے پر آدمی پہلے مذہب سے الگ ہوجاتا ہے۔ قادیانیوں کو حقوق دینے کا مطالبہ بہت بڑا فراڈ ہے، قادیانی غیرمسلم اقلیت والا ٹائٹل قبول کرلیں تو ہم انہیں حقوق دینے کے لئے تیار ہیں۔ قادیانی بطور غیرمسلم رہ سکتے ہیں، لیکن ممکن نہیں کہ قادیانی، مسلم کے ٹائٹل سے پاکستان میں رہیں۔ قادیانی دستور کو تسلیم نہ کریں تو انہیں حقوق کے ٹائٹل نہ کل دیئے جاسکتے تھے اور نہ آج دیئے جاسکتے ہیں، توہین رسالت کے حقوق کسی کو نہیں دیئے جاسکتے۔ توہین قرآن، توہین اسلام، توہین پیغمبر اسلام حقوق کی فہرست میں کب سے شامل ہے۔ پاکستان کے پرچم کی بے ادبی، فوجی وردی کی توہین، پولیس کی وردی کی توہین جرم ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کیوں جرم نہیں؟ ہم انہیں مسلمان اور اہانت رسول کے ٹائٹل کے ساتھ حقوق دینے کے لئے تیار نہیں۔

جہاں تک توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کا تعلق ہے اس پر میرا سوال یہ ہے کہ ۳۰۲ کے قانون کا ناجائز استعمال ہونے کے باوجود اس کے خاتمہ کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا تو توہین رسالت کے قانون کے خاتمہ کا مطالبہ کیسے کیا جاسکتا ہے؟

حافظ بشیر محمود فیصل آبادی نے کہا کہ سلمان تاثیر اور زرداری اس قانون کو نہ چھیڑیں تو اس میں ان کی سلامتی ہے۔

قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور نے کہا کہ اسرائیل کی فوج میں ۶۰۰ سے زائد قادیانی موجود ہیں۔ کارگل کی جنگ کے دوران قادیانیوں نے بھارت کو کروڑوں روپے دیئے۔ ۱۹۹۵ء میں ایک دن لاہور میں تین مقامات پر دھماکے ہوئے، ان کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ تھا۔ یہ ۱۹۹۵ء میں انکشاف ہوچکا ہے۔ قادیانی ملک کے خلاف سازش کررہے ہیں، ان پر کڑی نظر رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔

مولانا محمد رضوان سرگودھا نے کہا: یہ کانفرنس امت مسلمہ کو ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے تیار کرتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مسلمان کی پہچان ہے، میں مسلمان اور مومن اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں، صرف اللہ کو ماننے سے نجات نہیں ہوسکتی۔ جب تک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانا جائے، جان جاتی ہے، چلی جائے ساری دنیا سے غداری ہوسکتی ہے، محمد عربیؐ سے غداری نہیں ہوسکتی۔ ملک عزیز کا بدن زخموں سے چور چور ہے، قادیانیوں نے آج تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا، ہندوستان میں رہنے والا ہندو اور پاکستان کا قادیانی ایک ہیں، پاکستان میں جہاں جہاں دھماکے ہورہے ہیں اس کے پیچھے قادیانی ہیں، یہ غیرملکی طاقتوں کے گماشتے ہیں، حکومت ان گماشتوں کو لگام دے، قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے، پاکستان کے نعرے میں "مصطفیٰ" کی محبت نہ ہوتی تو پاکستان کبھی نہ بنتا۔ ہم قادیانیوں کے کفر کو ننگا کرتے رہیں گے، جب تک رگوں میں خون باقی ہے ہم پاکستان میں قادیانیوں کے کفر کو طشت از بام کرتے رہیں گے، پاکستان سے قانون توہین رسالت کے خاتمہ کا مطالبہ کرنے والا پاکستان کا دشمن ہے۔ اگر قانون ختم کیا گیا تو ہم چوکوں اور چوراہوں پر گستاخان رسول کو جہنم رسید کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۸۵۷ء کے شہیدوں کے خون کی وارث ہے، مجلس پیر مہر علی شاہ کی دعاؤں کی، مولانا ثناء اللہ کے مناظرہ کی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی للکار ہے، شورش کی شعلہ نوائی ہے، مولانا جالندھری کا تدبر ہے، حضرت لدھیانوی شہیدؒ، مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی شہادت کی امین ہے۔

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں، آپ کی محبتیں، الفتیں نے یہ بات کہنے پر مجبور کردیا کہ میں خواجہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کا اعلان کرتا ہوں:

قطرے ہو تو مل جاؤ کہ دریا نظر آئے
ذرے ہو تو جم جاؤ کہ صحرا نظر آئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا تجتمع امتی علی ضلالة “...امت مسلمہ کسی مسئلہ پر مجتمع ہوجائے وہ سچ، حق اور صداقت ہوگی، ضلالت نہ ہوگی... اتنے سارے اختلافات کے باوجود تمام مسلمانوں کا اتحاد حکمرانوں کے کان اور آنکھ کھولنے کے لئے کافی ہے۔ پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد کا ہر عالم کسی بھی زبان، رنگ، نسل سے تعلق رکھتا ہے، اس کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ مولانا مفتی محمودؒ نے ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو سے فرمایا تھا کہ قادیانی تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے تو مرزا ناصر نے اعتراف کیا، قائداعظم محمد علی جناح کا ظفر اللہ قادیانی نے جنازہ پڑھنے سے انکار کر کے کہا تھا کہ ”میرے نزدیک جناح مسلمان نہیں تھا۔“ ہم پاکستان میں ریاست کے اندر ریاست نہیں بننے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فور اسٹار جنرل کے اسٹار پر ہاتھ ڈالنے والے کے خلاف قانون حرکت میں آتا ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج نبوت پر ہاتھ ڈالنے والے کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا، پاکستان کے بنانے والے بھی ہم تھے، حفاظت کرنے والے بھی ہم ہیں۔ میں تمام مکاتب فکر سے کہتا ہوں کہ ختم نبوت کے معاملہ میں سب کچھ قربان کر کے حضرت خواجہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرلو، تمام مسلمان اکٹھے ہوجائیں تو قادیانیت کا بیج ختم ہوسکتا ہے۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ قادیانی نبوت کا مقام سمجھ لیں تو مرزے پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوجائیں۔ اگر آج قادیانیت زندہ ہے تو ہماری سستی کی وجہ سے۔ اگر ہم قادیانیت کا مکمل بائیکاٹ کرلیں تو اس کا مکمل خاتمہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کہا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نکتہ اتحاد ہے، تمام امت اسی نکتہ پر اکٹھے ہوکر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کا تحفظ کرے تو قادیانیت کا نام و نشان ختم ہوسکتا ہے، کیونکہ گستاخان رسول کے پیچھے قادیانیت کا ہاتھ ہے، برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی جیسا گستاخ رسول نہیں گزرا، مرزا قادیانی کا تمام لٹریچر گستاخی رسول پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں گستاخان رسول کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو مرزا قادیانی گستاخان رسول کا چیمپئن نظر آتا ہے۔ نیز ہر قادیانی گستاخی میں دوسرے سے باون گز لمبا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا قادیانی کی کتب کی نشر و اشاعت پر پابندی عائد کی جائے۔

مولانا حق نواز خالد نے عظمت رسالت پر پرجوش خطاب فرمایا۔

مفتی ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد نے گورنر پنجاب سے بیان واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ نیز مطالبہ کیا کہ ڈائریکٹر فیسکو پلاننگ طارق محمود قادیانی کو اس منصب سے الگ کیا جائے۔ ڈائریکٹر کمپیوٹر سروس عزیز احمد قادیانی کو الگ کیا جائے۔ نوجوان طالب علم کو خراج تحسین پیش کیا، جس نے گورنر پنجاب سے میڈل لینے سے انکار کردیا۔

مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر مرکزی نائب امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان نے خطبہ مسنونہ کے بعد کہا کہ امت مسلمہ کی وحدت و یکجہتی کی بنیاد اگر کوئی ہے تو وہ ختم نبوت کا عقیدہ ہے، جس کا اس پر ایمان ہے وہ مسلمان ہے، جس کا ایمان نہیں وہ بے ایمان ہے۔ یہ مشن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور سے شروع ہوا، امت نے کسی سارق نبوت کو کبھی معاف نہیں کیا اور نہ آئندہ معاف کیا جاسکتا ہے، انہوں نے قائدین تحریک کو یقین دلایا کہ جس طرح مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا محمد داؤد غزنویؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے ساتھ دیا، ہم آج پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں آپ کے ساتھ ہیں، ہم نے پہلے بھی قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ پاکستان میں اس وقت استحکام ہوگا جب قادیانیوں کو کی پوسٹوں سے الگ کیا جائے گا۔ کیری لوگر بل سے زیادہ خطرناک قادیانی ہیں۔

مولانا عبدالحمید وٹو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناساعد حالات کے باوجود یہ کانفرنس منعقد کرنا اور تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا بڑی جرأت مندی کی بات ہے۔

مولانا اللہ وسایا نے ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان تاریخ ساز فیصلہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ختم کرنا کسی کے بس میں نہیں، اگر حکمرانوں کو غلط فہمی ہے تو میدان میں آکر دیکھیں قوم اس کے لئے تیار ہے۔

اہلسنت والجماعت کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے قائدین جو ہمیں حکم فرمائیں گے ہمیں موجود پائیں گے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے اکابرین بہت بڑی قربانیاں دے چکے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لاکھوں کی تعداد میں جانیں قربان کرنا پڑیں، ہم سب یہ عزم کئے ہوئے ہیں سب کچھ برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن اس میں کمی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ صحاح ستہ کی تمام روایات بیان کرنے والے صحابہ کرامؓ ہیں، ارشادات کو براہ راست سننے والے صحابہ کرامؓ ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے صحابہ کرامؓ ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں سات سو صحابہ کرامؓ حفاظ شہید ہوئے۔

(باقی صفحہ ۲۰)

قسط:1

دربارِ رسالت کے سفیر

سیّدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

علامہ مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ

حسن صورت میں لاثانی، چال ڈھال میں سراپا وقار و تمکنت، گفتگو میں نہایت سنجیدہ اور معقول، معاملہ فہم اور موقع شناس، یہ ہیں ہمارے ممدوح حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ، آپؓ قبیلہ بنو کلب کے رکن رکین تھے، تجارت پیشہ تھے، دنیوی مال و متاع سے تو خوب وافر حصہ ملا ہی تھا، کلمہ شہادت پڑھ کر اخروی دولت بھی سمیٹ لی۔ صحیح طور پر معلوم نہیں ہوسکا کہ کب مشرف با سلام ہوئے تھے، البتہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں ان کی شرکت کا پتہ چلتا ہے، دیگر فضائل اور مآثر کے علاوہ ان کی ایک امتیازی منقبت یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آتے تو اکثر و بیشتر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے۔

۶ ہجری میں صلح حدیبیہ ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش مکہ کی طرف سے اطمینان میسر آیا، اب آپؐ نے گرد و نواح کے ملوک و سلاطین کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پروگرام مرتب فرمایا۔ پہلی قسط میں آپ نے چھ سفارتیں روانہ فرمائیں۔ حضرت دحیہ کلبیؓ کو شاہ روم کی طرف روانہ فرمایا۔ علامہ ابن قیم اپنی نامور کتاب زاد المعاد میں صحیح ابن حبان اور ابو حاتم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کے پاس اپنا نامۂ گرامی کسی کو دے کر بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا۔

"من ینطلق بصحیفتی هذه الی قیصر وله الجنة." (زادالمعاد ص:۶۱، ج:۱)

ترجمہ: "کون میرا یہ خط قیصر (شاہ روم کا لقب ہے) کے پاس لے جاکر بہشت کا حق دار بنتا ہے؟۔"

اس پر ایک آدمی نے اٹھ کر سوال کیا کہ خواہ قیصر روم اسلام قبول کرے، خواہ نہ، دونوں صورتوں میں خط کا لے جانے والا بہشت کا مستحق ہوگا؟ جواب میں فرمایا: ہاں! چنانچہ یہ سعادت حضرت دحیہؓ کے حصے میں آئی۔

ہم اس سفارت کا حال کچھ تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں، شاید کچھ دلچسپ گوشے طالب علموں کے سامنے آجائیں مگر آگے بڑھنے سے پہلے ہم اس سوال کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے قیصر کے پاس جانے والے سفیر کو جنت کی بشارت کا مستحق کیوں قرار دیا؟ اس کے لئے قارئین کو یہ دیکھنا ہوگا کہ اس وقت بین الاقوامی سطح پر رومی سلطنت کی کیا حیثیت تھی؟

زرا پہ قبل از اسلام دنیا میں دو عظیم سلطنتیں تاریخی تھیں، روم اور ایران بعینہ اس طرح جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے امریکا اور روس کی حیثیت تھی۔ رومی دین مسیحی کے پیروکار اور اہل کتاب تھے جبکہ ایرانی آتش پرست اور مشرک تھے، ان دونوں میں باہمی آویزش اور جنگ و جدال کا معاملہ بھی رہتا تھا۔ ظہور اسلام کے بعد ۶۱۴ء میں ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایرانی فوجیں مار دھاڑ کرتی ہوئی رومی عمل داری میں دور تک چلی گئیں، بہت سے علاقے رومیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے، یہاں تک کہ ان کا دارالسلطنت تک خطرہ میں پڑ گیا، ایرانیوں کی ان فتوحات سے مشرکین کو بڑی خوشی ہوئی اور طبعی طور پر مسلمانوں کو اہل کتاب رومیوں کی شکست سے دکھ ہوا۔ اب مشرکین نے مسلمانوں سے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم اس طرح تمہارا بھی صفایا کردیں گے جس طرح کہ ایرانیوں نے رومیوں کا کردیا ہے، اتنے میں قرآن مجید کی سورۃ روم نازل ہوئی جس کے آغاز ہی میں بڑے دھڑلے سے یہ پیشینگوئی موجود ہے کہ آج اگرچہ رومی مغلوب ہوگئے ہیں مگر چند سالوں کے اندر تاریخ اپنا ورق الٹے گی، رومی پھر سے فتحیاب ہوں گے، چنانچہ اس پیشینگوئی کے نزول پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے سو اونٹ کی شرط بھی باندھ لی جو انہوں نے جیت لی۔ شرعاً شرط باندھنا جائز نہیں ہے، یہ اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر غریبوں میں بانٹ دیئے گئے۔

قیصر روم نے منت مانی تھی کہ اللہ رب العزت نے مجھے فتح دی تو میں پیدل چل کر بیت المقدس کی زیارت کو جاؤں گا، چنانچہ اب وقت آگیا کہ قرآنی پیشین گوئی کی صداقت ظہور میں آئے قیصر نے تیار ہوکر چڑھائی کی اور نہ صرف مقبوضہ علاقے ایران سے واپس لے لئے بلکہ فتح مبین نصیب ہوئی اسی روز رومیوں نے اس فتح مندی کے شادیانے بجے۔

اس کے بعد رومی سلطنت، دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن گئی۔ اس کی حدود مشرق میں روس تک اور مغرب میں اندلس تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ واحد حکومت تھی جو پرانی دنیا کے تین براعظموں (ایشیا، افریقہ اور یورپ) میں پنجے گاڑے ہوئے تھی، اس کی ٹھاٹھ باٹھ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب قیصر روم اپنی منت پوری کرنے کے لئے روانہ ہوا تو پورے راستے میں اس کے لئے قیمتی مخملیں فرش بچھائے جاتے تھے اور فرش پر پھول

نچھاور کئے جاتے، قیصر جب دربار لگاتا تو سر پر وہ سنہری تاج پہن کر بیٹھتا، جس میں انمول ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے دربار میں جو بھی حاضر ہوتا اسے تخت کے سامنے سجدہ کرنا لازمی تھا۔

اب اندازہ لگائیے کہ صحرائے عرب کا ایک باشندہ، یتیمی میں پل کر جوان ہونے والے نبی امی کا ایک خط لے کر اتنے عظیم الشان دربار میں داخل ہوتا ہے، پھر نہ تو یہ قاصد کوئی ساز و سامان سے آراستہ ہے، نہ اس کا بھیجنے والا کسی طمطراق کا مالک، نہ ہدایا اور تحائف کا کوئی سہارا، نہ دربار میں سر جھکا کر داخل ہونے کو تیار، گویا آداب شاہی سے یکسر بے بہرہ اور لاتعلق، پھر وہ نہ تو کوئی قصیدہ خواں کاسہ لیس شاعر ہے، نہ دامن پھیلا کر آنے والا سوالی، الٹا وہ تبدیلی مذہب کی دعوت لے کر آیا ہے، طرفہ یہ کہ وہ جو نامہ اقدس پیش کرنے والا ہے، اس میں نہ کوئی منت سماجت، نہ شاہی آداب کی کوئی رو رعایت بلکہ ترغیب کے ساتھ ترہیب پر مشتمل۔ تو اب سوچئے کہ وہ شاہی دربار جہاں بڑے بڑے سفراء ممالک کا پتہ پانی ہوجاتا ہو، وہاں ایک صحرانشیں اس طرح بے سلیقہ اور تمام آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جا دھمکے، کتنی بڑی جرأت کی بات ہوگی اور:

نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارد

کے بمصداق کیسے سنگین نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس فریضہ کو انجام دینے والے کے حق میں زبان نبوت سے ولہ الجنۃ کی بشارت نکلی اور غالباً اسی لئے قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر حملے کرنے والے پہلے اسلامی لشکر کے لئے بھی اول جیش یغزون مدینہ قیصر مغفور لھم کی خوشخبری سنائی گئی۔

حدیث ہرقل

آمدیم برسر مطلب، پیش نظر سفارت والی روایت، محدثین کی زبان میں "حدیث ہرقل" کے عنوان سے مشہور ہے ہرقل شاہ روم کا ذاتی نام ہے اور قیصر اس کا شاہی لقب، یہ روایت صحیح بخاری میں گیارہ مقامات پر آئی ہے دو جگہ تفصیل سے اور باقی مقامات پر موقع محل کی مناسبت سے جزوی طور پر ہم یہ روایت زیادہ تر بخاری شریف اور اس کی شرح فتح الباری کو سامنے رکھ کر بیان کریں گے۔

شام اس زمانے میں رومی سلطنت کا ایک صوبہ تھا، اس علاقے میں عرب بڑی تعداد میں آباد تھے، شام کا فرمانروا "غسان" کہلاتا تھا اور اس وقت جو غسان حکومت کر رہا تھا، اس کا نام حارث تھا وہ گویا قیصر کے ماتحت بطور گورنر کام کر رہا تھا، صوبائی دارالحکومت بصری کا شہر تھا۔ حضرت دحیہؓ کی روانگی ۶ ہجری کے اخیر میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی تھی کہ میرا خط، حاکم بصری کے توسط سے قیصر تک پہنچایا جائے۔ عجیب اتفاق کہ ان دنوں یہ گورنر بصری کی بجائے حمص میں مقیم تھا تاکہ بادشاہ کی منت کے سلسلہ میں اس کے پیدل سفر کے انتظامات کرسکے۔ حضرت دحیہؓ بھی حمص جاکر اس سے ملے اور نامہ اقدس اس کے حوالے کیا، ادھر قیصر منازل سفر طے کرتا ہوا بیت المقدس پہنچ گیا۔ ابن ناطور قیصر کی طرف سے بیت المقدس پر تعینات تھا، اس کا بیان ہے کہ بیت المقدس میں قیام کے دوران ہرقل ایک دن صبح کو اٹھا تو اس کا مزاج کافی بگڑا ہوا تھا کسی سردار نے اس سے پوچھ لیا حضور! آج خیریت تو ہے؟ ہرقل فن نجوم سے تعلق رکھتا تھا، بولا کہ آج رات میں نے ستاروں کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ختنہ کرانے والی قوم کا سردار نمودار ہوچکا ہے، یہ بتاؤ کہ کون لوگ ختنہ کرایا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضور والا! یہ تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے، یہودی ختنہ کرایا کرتے ہیں، آپ اپنے ماتحت گورنروں کو گشتی حکم جاری فرمادیں کہ وہ یہودیوں کو چن چن کر مروا دیں، ابھی سوچ بچار ہو رہی تھی کہ ایک آدمی جس کو شامی گورنر نے بھیجا تھا، قیصر کے پیش تھا وہ عربی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سناتا تھا، حافظ ابن حجر شارح بخاری فرماتے ہیں کہ شاید یہ حاتم طائی کے بیٹے عدی ہوں جو اس وقت دین نصاریٰ پر تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت دحیہؓ کے پیچھے ان کی امداد اور تائید کے لئے روانہ فرمایا تھا، عرب کے باشندہ ہونے کی وجہ سے عربوں کے دستور کے مطابق وہاں کے نصرانی بھی ختنہ کراتے تھے، ہرقل نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ اس عربی کو لے جاکر دیکھو کیا یہ ختنہ شدہ ہے؟ انہوں نے اسے دیکھ کر واپس ہرقل کو مطلع کیا کہ واقعی یہ شخص ختنہ شدہ ہے پھر قیصر نے عدی سے مزید حالات دریافت کئے یہ بھی پوچھا کہ کیا عرب میں ختنہ کا عام رواج ہے، انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو ہرقل نے کہا: بس پھر یہی عرب کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہوچکا ہے۔ (صحیح بخاری، ص:۵)

نامہ گرامی کا قیصر تک پہنچنا

شامی گورنر جو حمص میں مقیم تھا، اس نے حضرت دحیہؓ کو نامہ گرامی کے ہمراہ بیت المقدس روانہ کردیا، درباریوں نے حضرت دحیہؓ سے کہا کہ دربار میں داخل ہوکر تخت کے سامنے سجدہ کرنا مگر انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کا سر ایک اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھک سکتا۔

بہر کیف دربار رسالت کے سفیر قیصر کے دربار میں پہنچ گئے، نامہ اقدس پیش کیا گیا تو قیصر کا ایک بھتیجا، جو سرخ رنگ کا اور نیلی آنکھوں والا تھا، دربار میں موجود تھا وہ بولا یہ خط نہ پڑھا جائے، ان لوگوں کو تو خط لکھنے کا سلیقہ بھی نہیں ہے کہ اپنے نام سے شروع کیا ہے لکھا ہے: "من محمد عبداللہ ورسولہ" مگر ہرقل نے اس اعتراض کو کوئی اہمیت نہ دی، آگے چلے تو اس بھتیجے نے پھر اعتراض کیا کہ اس میں ملک الروم نہیں لکھا، مگر ہرقل نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ عظیم الروم تو لکھا ہے، بات تو ایک

ہی ہے۔ ہرقل نے سرسری طور پر خط کو پڑھ کر کہا: "ھذا کتاب لم اسمع بمثلہ" اس جیسا خط میں نے نہیں سنا، اب قیصر نے کہا کہ دیکھو کوئی عرب اس علاقے میں آئے ہوئے ہوں تو انہیں بلالاؤ، بادشاہ نے پولیس افسر کو حکم دیا کہ شام کی سرزمین کو چھان مارو اور کہیں سے عربوں کو ڈھونڈ لاؤ میں ان سے کچھ دریافت کروں گا۔

قیصر کی تفتیش حال

اتفاق سے ان دنوں حضرت ابوسفیانؓ جب کہ ابھی وہ مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، تجارتی قافلہ لے کر شام گئے ہوئے تھے اور غزہ میں مقیم تھے انہیں قیصر کے دربار میں لے جایا گیا، دربار کو بڑی شان و شوکت سے سجایا گیا تھا، تخت شاہی کے ارد گرد حاشیہ نشین امراً بڑے بڑے پادری اور نصرانی عالم بیٹھے تھے، ترجمان۔ کے واسطے سے گفتگو کا آغاز ہوا، قیصر نے عرب تاجروں سے پہلا سوال یہ کیا کہ تم میں جو مدعی نبوت اٹھا ہے تم میں سے اس کا قریب ترین عزیز کون ہے؟ ابو سفیان نے کہا: میں ہوں، قیصر نے کہا ان کو میرے نزدیک لے آؤ اور ان کے پیچھے ان کے ساتھیوں کو بٹھادو، پھر ان ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ شخص (ابو سفیان) کوئی جھوٹ بولے تو تم فوراً اسے ٹوک دینا، اب قیصر اور ابوسفیان کے درمیان حسب ذیل گفتگو ہوئی:

ابھی قیصر نے کوئی سوال نہیں کیا تھا کہ ابو سفیان بولے جناب! وہ شخص تو جادوگر اور بڑا جھوٹا ہے، مگر قیصر نے ٹوک دیا اور کہا میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا تھا کہ تم یہاں بیٹھ کر اسے گالیاں دو، تم یہ بتاؤ کہ اس کا خاندان کیسا ہے؟

ابوسفیان: وہ ایک بڑے اونچے خاندان کا فرد ہے؟

قیصر: کیا اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کبھی ایسا دعویٰ کیا تھا؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: اچھا یہ بتاؤ کہ بڑے لوگ اس کے پیروکار بنے ہیں یا کمزور سے؟

ابوسفیان: کمزور اور نچلے درجے کے لوگ۔

قیصر: اس کے پیروکار بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

ابوسفیان: بڑھتے جا رہے ہیں۔

قیصر: کیا ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی شخص اس کے دین کو ناپسند کرتے ہوئے پھر جائے؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: کیا دعویٰ نبوت سے پہلے تم اسے جھوٹا سمجھتے تھے؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: کیا وہ دھوکا بازی اور بدعہدی بھی کرتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں، البتہ آج کل ہمارا اس سے ایک معاہدہ ہے اس کا پتہ نہیں کہ اس میں کیا کرتا ہے (ابوسفیان کہتے ہیں کہ دوران گفتگو میں اور تو کوئی آمیزش نہیں کر سکا صرف یہی ایک جملہ بڑھا دیا تھا)۔

قیصر: کیا اس سے تمہیں کبھی جنگ کی نوبت آئی؟

ابوسفیان: ہاں۔

قیصر: تو پھر نتیجہ کیا رہا؟

ابوسفیان: کبھی وہ کامیاب ہوتا ہے کبھی ہم۔

قیصر: اس کی تعلیمات کیا ہیں؟

ابوسفیان: وہ کہتا ہے ایک اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ تمہارے باپ دادا جو کچھ کہتے تھے اسے چھوڑ دو، وہ ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پاک دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتا ہے۔

اب سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہو گیا اور قیصر نے ترجمان سے کہا تم اس سے کہو کہ میں نے پہلا سوال اس کے نسب کے بارے میں کیا تو تو نے بتایا کہ وہ اونچے نسب کا ہے، واقعی پیغمبر اونچے خاندانوں میں سے آتے ہیں۔

ب: میں نے پوچھا کہ کیا پہلے کبھی کسی نے ایسا دعویٰ تم میں کیا تھا، تم نے جواب نفی میں دیا، میں نے سوچا کہ اگر پہلے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو خیال ہو سکتا تھا کہ یہ اس کی تقلید میں ایسا دعویٰ کر رہا ہے۔

ج: میں نے پوچھا: کیا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تم نے اس کا بھی انکار کیا ورنہ تو یہ خیال ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے باپ کی حکومت واپس لینا چاہتا ہے۔

د: میں نے پوچھا: دعویٰ نبوت سے پہلے تم اسے جھوٹا تو نہیں سمجھتے تھے؟ تم نے اس کا انکار کیا تو میں یہ سمجھا کہ جو شخص بندوں کے معاملہ میں جھوٹ نہیں بول سکتا وہ اللہ کے حق میں کیونکر جھوٹ بول سکتا ہے۔

ہ: میرے پوچھنے پر تم نے یہ بتایا کہ کمزور لوگ اس کے پیروکار بن رہے ہیں، واقعی انبیاء کے پیروکار یہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں، مالدار اور بااثر لوگ گھمنڈ میں رہتے ہیں۔

و: میرے سوال پر تم نے بتایا کہ اس کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں؟ درست ہے ایمان والے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔

ز: میرے پوچھنے پر تم نے بتایا کہ ایمان لے آنے کے بعد کوئی پیچھے نہیں ہٹ جاتا، واقعی جب ایمان دل میں رچ بس جاتا ہے تو پھر رگ و ریشہ میں گھر کر لیتا ہے۔

ح: تم نے یہ بھی بتایا کہ وہ کوئی بدعہدی نہیں کرتا، بالکل صحیح ہے۔ انبیاء ہمیشہ بات کے سچے اور وعدے کے پکے ہوتے ہیں۔

ط: تم نے یہ بتایا کہ میدان جنگ میں کبھی وہ فتحیاب ہوتا ہے اور کبھی تم، درست ہے انبیاء کو کبھی کبھی امتحان اور آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے مگر انجام کار کامیاب وہی ہوتے ہیں۔

ی: میں نے پوچھا وہ کیا تعلیم دیتے ہیں تو تم نے جو باتیں گنوائی ہیں، واقعی پیغمبر یہی سکھاتے ہیں، مجھے معلوم تھا کہ ایک پیغمبر کا ظہور ہونے والا ہے، مگر میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے آئے گا، اب جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ سچ ہے تو عنقریب یہ جگہ جہاں میرے پاؤں ہیں، اس کے قبضے میں آجائے گی، اگر مجھے یہ توقع ہوتی کہ میں اس کے پاس پہنچ جاؤں گا، تو میں اس سے ملنے کی کوشش کرتا اور مل کر میں اس کے پاؤں دھوتا۔

(جاری ہے)

...اوراب ناموسِ رسالت کا قانون!!

انور غازی

کہانی کا آغاز نینسی جے پاول سے ہوتا ہے۔ یہ ۱۶ اگست ۲۰۰۲ء سے ۵ نومبر ۲۰۰۴ء تک پاکستان میں امریکا کی سفیر رہی ہیں۔ پاکستان میں ان کو تعینات کرتے وقت خصوصی طور پر تین ٹاسک دیے گئے تھے۔ ایک پاکستان کے نصاب تعلیم میں تبدیلی، دوسرا ۱۹۷۹ء کا حدود آرڈیننس کا خاتمہ یا ترمیم، تیسرا توہین رسالت قانون کو ختم کرنا یا ریویو کرنا۔ چنانچہ اس نے ذمہ داریاں سنبھالتے ہی صدر، وزیر اعظم اور دیگر اہم شخصیات سے پہلے پہل خفیہ اور بعدازاں علانیہ ملاقاتیں شروع کردیں۔ اسی وقت بعض باخبر دانشوران ملاقاتوں کو خطرے کا الارم قرار دے رہے تھے، محب دین و وطن دور اندیشوں نے بھانپ لیا تھا کہ اندر ہی اندر کچھ "پک" رہا ہے۔ کچھ ہی عرصے بعد آہستہ آہستہ یہ دھواں باہر نکلنے لگا اور امریکی استعمار کے ایجنڈے پر کام شروع ہوگیا، بلکہ اس کو منشور بنالیا گیا، اور پہلے ایجنڈے یعنی "نصاب تعلیم میں تبدیلی" پر کام شروع ہوگیا، ۲۰۰۳ء سے پاکستان کے نصاب تعلیم میں تبدیلیوں کا آغاز ہوا جو ۲۰۰۴ء میں اختتام پذیر ہوا، ابتدائی طور پر امریکا نے پاکستان کے نظام تعلیم کی تبدیلی کے لئے پاکستان کو ۳ ارب ۹۰ کروڑ روپے دیے۔ ۵ فروری ۲۰۰۵ء کو بش نے فخریہ انداز میں کہا تھا: "پاکستان کا نصاب تعلیم میرے کہنے پر تبدیل کیا گیا۔" اس کے بعد مشرف نے "انڈیا ٹوڈے" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا: "بھارت اور پاکستان کا نصاب تعلیم مشترک ہونا چاہئے۔" مئی ۲۰۰۴ء کو قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اس وقت کی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے کہا تھا: "بیالوجی کی کتاب میں قرآنی آیات کا کیا کام ہے؟" اور اگر مقدس مضامین کے سامنے کتے کی تصویر آگئی ہے تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟ اس کے بعد نصاب سے سیرت رسول، غزوات، جہادی آیات، شہادت کا فلسفہ، صحابہ کرامؓ کے واقعات، مسلم فاتحین کے حالات، امہات المومنین کا تذکرہ اور ایسی ہر بات نکال ڈالی جس سے انسان ایک نظریاتی مسلمان بن سکتا ہے اور اب ملک میں اسلام، قرآن اور مجاہدین کا نام تک لینا ناقابل معافی جرم بن چکا ہے۔

نصاب تعلیم کی تبدیلی کے بعد دوسرا اہم ایجنڈا ۱۹۷۹ء والے "حدود آرڈیننس" کو بہر صورت تبدیل کروانا تھا، تاکہ پاکستان کے اسلامی کلچر کو یہود و نصاریٰ کے مادر پدر آزاد معاشرے میں تبدیل کیا جاسکے، حدود آرڈیننس کے خاتمے پر پچیس کروڑ خرچ کیے گئے، تاکہ ملک میں فحاشی و عریانی پھیلے، اس پر بھی عملدرآمد سے پہلے میڈیا کے ذریعے بھرپور مہم چلائی گئی، زنا بالجبر اور بالرضا پر کھلے عام بحث مباحثے ہوئے، ٹی وی چینلز پر کھلے عام اس نازک اور شرم و حیا والے مسئلے پر بے ہودہ گفتگو ہوئی، جس میں حدود ختم کرنے پر زور دیا گیا، دلائل میں عورتوں پر رحم کھا کر کہا گیا کہ صنف نازک کو کوڑے مارنا اور حد جاری کرنا ظلم ہے، حالانکہ اللہ نے بعض جرائم پر جو "حد" مقرر کی ہے اس میں رتی بھر کی، زیادتی اور ترمیم نہیں ہو سکتی، اللہ کے سامنے قیامت کے دن ایک ایسا حاکم پیش کیا جائے گا جس نے اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا میں کمی کی ہوگی، اس سے پوچھا جائے گا تم نے کمی کیوں کی تو وہ جواب دے گا، اس لیے کہ مجھے اس بندہ پر رحم آگیا تھا، اللہ اس سے کہیں گے کہ کیا مجھ سے زیادہ کوئی رحیم ہے؟ پھر ایک ایسے حاکم کو لایا جائے گا جس نے ایک کوڑے کا اضافہ کیا ہوگا تو اس سے پوچھا جائے گا اضافہ کیوں کیا؟ وہ کہے گا تاکہ بندے زیادہ ڈریں تو اس کو جواب دیا جائے گا کیا مجھ سے بھی زیادہ کوئی ڈرانے والا ہے؟ اللہ نے جو حدود مقرر کی ہیں، اس میں ترمیم کرنے والوں کے لیے قرآن نے "ظالم اور فاسق" جیسے سخت الفاظ استعمال کیے، جب ہم اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں ترمیم کرنے والوں کے بارے میں قرآن کی سخت ترین وعیدیں پڑھتے ہیں تو کانپ اٹھتے ہیں، حدود اللہ میں ترمیم کرنے والوں کا انجام سوچ کر ہی سکتہ طاری ہوجاتا ہے، بہرحال! نام نہاد حقوق نسواں بل پر ۲۰۰۵ء میں کام شروع ہوا اور ۲۰۰۶ء میں حدود آرڈیننس ختم ہوکر ہی رہا، جس کے نتیجے میں اب فحاشی و عریانی کا دور دورہ ہے، نکاح مشکل اور زنا عام ہو چکا ہے۔ اس کے بعد توہین رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نمبر تھا، یہ کام ۲۰۰۷ء میں شروع ہونا تھا اور ۲۰۰۸ء تک ختم ہونا تھا، لیکن مارچ ۲۰۰۷ء سے مشرف حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوگئی اور یہ قانون بچ گیا۔

امریکا اب ہماری حکومت سے یہ کام..... جو انتہائی مشکل ہے..... کروانا چاہتا ہے۔ حکومت اس

کی حامی بھر چکی ہے۔ ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۲ء تک تین سالوں میں تیسرا یہ اہم ترین قانون توہین رسالت کو ختم کروانا یا غیر موثر کروانا ہے، اس کا آغاز گوجرہ، سمبڑیال اور ڈسکہ سانحات، دیوبندی بریلویوں میں اختلافات کو ہوا دے کر اور بعض لیڈروں کے بیانات سے ہو چکا ہے، صدر زرداری لندن میں اس کی یقین دہانی کروا چکے ہیں، جس طرح مانچسٹر سے قادیانیوں کے راہنما کہتے ہیں کہ اگر پاکستان میں ہمارے خلاف منظور کیا گیا قانون ختم نہ کیا گیا تو پھر یہ ملک اسی طرح جلتا رہے گا، اگر پاکستان سلامتی چاہتا ہے تو پھر یہ قانون ختم ہونا چاہیے۔ پاکستان میں مرزائیوں کی ترجمانی کئی لوگ کر رہے ہیں، ان کا کہنا ہے: ”توہین رسالت کا قانون ختم ہونا چاہیے“ کئی بڑے بڑے سول حکام بھی جو ختم نبوت پر پروگرام کرنے، لکھنے اور بولنے والوں کو جو ان کے پاس اپنی سیکورٹی کی درخواست لے کر جاتے ہیں، مذکورہ جماعت کی خوفناک دھمکیوں کو پیغام رسانی کی خدمت سرانجام دیتے ہیں، زمین قدرے ہموار ہو چکی ہے، اب مکار نگاہیں ناموس رسالت کے قانون پر لگی ہوئی ہیں، غیر ملکی آقاؤں نے ڈگڈگی بجادی ہے اور بندروں کا ناچ شروع ہونے کو ہے، توہین رسالت کا قانون... جو تمام مسالک کے نزدیک یکساں محترم و مقدس ہے.... کو یک بیک ختم کرنا شاید حکومت کے لئے اتنا آسان نہ ہو، مگر بازی گروں کے پاس حیلوں کی کمی نہیں، ایک حیلہ جس کا بہت زیادہ امکان ہے وہ نظرثانی (ریویو) کے نام پر قانون کو غیر معینہ مدت کے لئے سردخانے میں ڈالنے کا خوفناک طریقہ ہے، درباری بڑے احترام سے کہیں گے کہ ہم ناموس رسالت کے قانون کو بدلنے کا سوچ بھی نہیں سکتے، فقط اس کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے قانون پر از سرِنو نظرثانی کی ضرورت ہے، پھر ”نظرثانی“ کے نام پر اس قانون کو التوا میں ڈال دیا جائے اور اس وقت تک عدالتیں اس قانون کے مطابق سزائیں نہ دے سکیں گی، یہ اتنی گہری مکروہ سازش کے تانے بانے ہیں، جس کی منادی نیویارک سے ہوئی ہے اور دیسی غلام، فرنگی آقاؤں کے فرمان پر دل و جان سے عمل کرنے کے لئے مچل رہے ہیں۔ توہین رسالت کا قانون، ناموس رسالت کے پاس داروں کے لئے زندگی و موت کا مسئلہ ہے اور اس پر مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر ردعمل سامنے آئے گا۔ لیکن موجودہ حکومت... جس کی پشت پر امریکا اور برطانیہ جیسی طاقتیں کھڑی ہیں... کے پاس عوام کو نان ایشوز میں الجھانے کے بیسیوں طریقے ہیں۔

ہماری حکومت سادہ لوح عوام کو ان ایشوز میں الجھا کر اندر ہی اندر کام کرتی رہے گی، جب پانی سر سے گزر جائے گا تو عوام اور علماء بیدار ہوں گے، احتجاج ہوگا، جلسے جلوس ہوں گے اور پھر آہستہ آہستہ حالات معمول پر آجائیں گے۔ نصاب تعلیم میں تبدیلی کے وقت اور حدود آرڈی نینس کے خاتمے کے وقت یہی ہوا تھا، لہٰذا اگر پاکستان کے مسلمان چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس موجود رہے تو پھر ابھی سے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور عوام.... جو عاشقان رسول ہیں... کو ہی مل کر حکومت وقت اور امریکی ایجنٹوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانا چاہیے۔ شیخ سعدی نے صدیوں پہلے کہا تھا:

سر چشمہ شاید گرفتن بمیل
چوں پُر شد نشاید گزشتن بہ پیل

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء)

اسباب تنزل

.... پہلی بات یہ ہے کہ آج سے چالیس پچاس برس پہلے جب ایک مسلمان عورت باہر پھرتی تھی تو گز بھر کا گھونگھٹ اس کے منہ پر ہوتا اور حیا کی وجہ سے بچتی ہوئی چلتی، اس وقت عورت نہ صرف یہ کہ گھونگھٹ سے باہر ہے بلکہ لباس سے بھی اور اس سے بھی ایک قدم بڑھ کر آپے سے باہر ہوگئی ہے، سوچتا ہوں کہ ایسی عورتوں کے کوکھ سے جو اولاد پیدا ہو، کیا اس میں شرم و حیا اور غیرت ہوگی؟ دوسری بات یہ ہے کہ ریلوں میں ہمیں سفر کرنے کی نوبت آتی ہے تو اسکولوں اور کالجوں کے نوجوان لڑکے کسی ڈبہ میں اگر آجاتے ہیں تو ہمیں یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ آدمی ہیں یا جانور؟ اس قدر بیہودہ اور رکیک حرکتیں کرتے ہیں کہ کوئی بھلا آدمی نہ کر سکے، اگر ان لوگوں کے کندھے پر ملک کا بار آگیا تو سوائے بداخلاقی کے یہ اور کیا پھیلائیں گے؟ تیسری چیز یہ ہے کہ ریلوں میں سفر کرتے دیکھا کہ جہاں کہیں شوگر ملز آیا، گاڑیاں گنوں سے بھری کھڑی ہیں، سو پچاس اترے، کسی نے سو گنے، کسی نے دو سو گنے، کسی نے پچاس، کسی نے گٹھڑی باندھ لی اور قطعاً انہیں یہ احساس نہیں کہ یہ چیز ہماری ہے یا غیر کی، تو اگر ملک کا بار ان کندھوں پر آیا تو سوائے لوٹ کھسوٹ کے یہ کیا کریں گے؟ چوتھی بات یہ ہے کہ تاجروں کا طبقہ ہے اور تجارت پر ملک کا دارومدار ہے اس طبقہ میں بلیک الگ ہے، نفع خوری الگ ہے، ذخیرہ اندوزی الگ، تو جب تاجروں میں خیانت آجائے تو ملک کی برقراری کیسے ہو سکتی ہے؟ پانچویں بات یہ ہے کہ جب حکام کو دیکھا جائے تو رشوت ستانی، جانبداری، اقربا پروری، یہ ایک عام چیز بن گئی ہے اور رشوت تو ایسا ہے جیسا حق ہو گیا، تو جب حکام میں خیانت آجائے تو بھلا وہ ملک کیسے برقرار رہے گا؟؟

(حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی)

آخری قسط

آپ حج کیسے کریں؟

روضۂ اقدس پر حاضری کے آداب

مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

ہر حاجی پر جس طرح ارکان حج کی ادائیگی ضروری ہے' اسی طرح روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری اور مسجد نبوی میں نمازوں کی ادائیگی بھی ضروری ہے جس کو "زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ عین حج سے قبل اور کچھ حج کے بعد زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت بیان کی ہے۔ اس کے دو درجے ہیں: ایک صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے روضہ اقدس پر حاضر ہونا اور دوسرا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چالیس نمازیں ادا کرنا اور مسجد نبوی کے مختلف مقامات پر نوافل وغیرہ ادا کرنا۔ سب سے پہلے اس زیارت کی فضیلت واہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے تاکہ شوق وذوق کے ساتھ اس کو ادا کیا جاسکے۔

نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات امت مسلمہ کے لئے سب سے عظیم نعمت ہے اور آپ کی ذات ہر مسلمان کے لئے ماں' باپ' بیوی' بچے اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے اور ہر مسلمان اپنی جان کو آپ کی ذات' آپ کی عظمت کے لئے نچھاور کرنا زندگی کی سب سے بڑی سعادت تصور کرتا ہے۔ آپ تصور کیجئے کہ آپ اس عظیم ہستی کے دربار میں پہنچ رہے ہیں اور حدیث شریف کے مطابق آپؐ کے دربار میں پہنچنے کا مطلب آپ کی زیارت سے مشرف ہونا ہے' اس لئے بہت احتیاط وقار اور احترام کے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے عقیدت ومحبت کے ساتھ شریعت کے اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوں اور آپ کی زبان درود شریف کی تلاوت سے مسلسل تر ہو۔ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم' مسجد نبوی کے پورے حصے کے ساتھ ساتھ مدینہ طیبہ بھی بہت زیادہ فضیلت واہمیت کا درجہ رکھتا ہے' اس لئے درجہ بدرجہ ہر ایک کے احترام کے پہلو کو ملحوظ رکھیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری قبر و روضہ کی زیارت کی' اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ (دار قطنی)

> حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو میری زیارت کے لئے آئے اور اس کے سوا کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ اس کی سفارش کروں
>
> (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ جو میری زیارت کے لئے آئے اور اس کے سوا کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ اس کی سفارش کروں۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا کہ جو شخص ارادہ کرکے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ منورہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے میں اس کے لئے قیامت میں گواہ اور سفارشی ہوں گا اور جو حرم مکہ مکرمہ یا حرم مدینہ میں مرجائے وہ قیامت میں امن والوں میں اٹھے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (الشفاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مکہ تشریف لے گئے تو وہاں کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا اور جب مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں کی ہر چیز روشن ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میرا گھر ہے اور اسی میں میری قبر ہوگی اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس کی زیارت کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے اور پھر میرا قصد کرکے میری مسجد میں آئے اس کے لئے دو حج مقبول لکھے جاتے ہیں۔ (دیلمی)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تمام

علمائے کرام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت اور آپ پر سلام پڑھنا اہم ترین نیکیوں اور افضل ترین عبادات میں سے ہے اور اعلیٰ درجات پر پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور اہم وسیلہ ہے۔ اس کا چھوڑنا بڑی غفلت اور بہت بڑی جفا ہے اور معمولی عذر کی وجہ سے اس سعادت سے محرومی انتہائی قساوت اور ظلم ہے۔ اس لئے حج سے پہلے یا حج سے فارغ ہونے کے بعد ہر حاجی روضہ اقدس پر سلام پیش کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ جائے تو درج ذیل آداب وزیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہیں۔

سب سے اہم بات نیت ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کی نیت سے یہ سفر کرے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ مسجد نبوی میں نمازوں کی ادائیگی کی نیت سے یہ سفر کرے۔ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام واحترام زیادہ ہے۔ اس نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی نیت بھی ضروری ہے۔ ریا کاری اور تفاخر وغیرہ کی نیت سے بچنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ راستہ میں مسنون اعمال اور شریعت کے اصولوں کا بہت زیادہ خیال رکھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو اس سفر میں ان اعمال کا بھی خیال رکھتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطری تقاضوں کی وجہ سے کئے تھے۔ جتنا اس سفر میں شریعت کے آداب کا خیال رکھے گا اتنا ہی اس سفر کا روحانی فائدہ حاصل ہوگا۔

یہ تصور کریں کہ جس راستہ سے آپ گزر کر مدینہ منورہ جارہے ہیں اس راستہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا مشقت بھرا سفر فرمایا تھا اس لئے اس کو ''طریق الہجرۃ'' کہا جاتا ہے۔ پتہ نہیں کتنے مقام اس سفر میں ایسے ہوں گے جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر

سرور بارہ بنکوی

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ اللہ میری قسمت ایسا رتبہ اور میں
جاگتی آنکھوں سے دیکھوں خواب طیبہ اور میں

دم بخود ہیں آج دونوں میری دنیا اور میں
بارگاہ صاحب یٰسین و طٰہٰ اور میں

آج ان آنکھوں کی بینائی کا حاصل مل گیا
روبرو ہے گنبد خضریٰ کا جلوہ اور میں

آپؐ کی چشم کرم کا میں نے دیکھا معجزہ
آپؐ کے روضہ کی جالی میرے آقا اور میں

آپؐ ہی چاہیں تو رکھ لیں آبرو ورنہ حضورؐ
اپنے منہ سے آپؐ کی نسبت کا دعویٰ اور میں

مجھ کو اذن باریابی اور اس انداز سے
آپؐ پر قرباں میرے اجداد و آباء اور میں

میں جہاں پر ہوں وہاں محسوس ہوتا ہے سرور
جیسے پیچھے رہ گئے ہوں میری دنیا اور میں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

صدیق رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کے نشانات ہوں گے۔ اس لئے ہجرت کے واقعہ کو ذہن میں رکھ کر خوب درود شریف پڑھتے ہوئے یہ راستہ طے کریں۔ مدینہ منورہ جیسے جیسے قریب آتا جائے' اسی طرح آپ کی محبت وعقیدت اور جوش وخروش میں اضافہ کے ساتھ درود شریف پڑھنے میں اضافہ ہوتا جائے۔ کیونکہ روایات کے مطابق جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو سواری کو تیز فرما دیتے تھے۔

مدینہ منورہ کی حدود شروع ہو جائے تو ان الفاظ سے دعا پڑھے:

''اے اللہ! یہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے' اس کو تو میرے لئے آگ سے بچنے کا اور عذاب سے بچنے اور حساب کی برائی سے بچنے کا ذریعہ بنا دے۔''

شہر میں ادب واحترام سے درود شریف پڑھتا ہوا داخل ہو اور اپنی عمارت پر پہنچ کر سامان وغیرہ اطمینان سے رکھ دے اور اپنے سب سے بہترین کپڑے نکالے' بہتر یہ ہے کہ روضہ کی زیارت کے لئے نیا جوڑا سلوا کر لے جائے۔ اچھی طرح غسل کر کے نیا یا صاف جوڑا پہن لے اور خوب خوشبو لگائے اور اگر ممکن ہو تو کچھ صدقہ وغیرہ بھی کر دے اور اس کے بعد ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد نبوی میں باب جبریل سے داخل ہو ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہوا جا سکتا ہے۔ مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دایاں قدم رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ' اللھم افتح لی ابواب رحمتک''

مسجد میں کسی جگہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اور اگر ہجوم نہ ہو تو ''ریاض الجنۃ'' میں جا کر دو رکعت پڑھ کر خوب دعائیں مانگیں اور استغفار کریں۔ اس کے بعد نہایت وقار کے ساتھ روضہ اقدس کی طرف نیچی نگاہیں کرتے ہوئے جائیں۔ روضہ مبارک باب السلام کی طرف سے جائیں تو مسجد نبوی کے آخری دروازے سے تھوڑا پہلے بائیں ہاتھ پر آئے گا۔ ریاض الجنۃ سے نکل کر بائیں ہاتھ کی طرف خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی توسیع کردہ مسجد میں بڑھیں گے تو بائیں ہاتھ پر ستون کے بعد جالیاں نظر آئیں گی' پہلی جالی والا حصہ گزار کر درمیان والے

> **مدینہ منورہ میں قیام کے دوران دوسرا اہم کام مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی ہے۔ یہاں پر ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے جبکہ مسلسل چالیس نمازوں کی ادائیگی کرنے والوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے**

حصہ پر پہنچیں گے تو پہلی بڑے دائرہ والی کھڑکی روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جگہ کی نشاندہی کرتی ہے' جہاں پر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اطہر اور چہرہ مبارک ہے' اس کو ''مواجہ شریف'' کہا جاتا ہے۔ اس کے بالکل سامنے چند فٹ دور فاصلہ چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں' نظریں نیچی کر کے درج ذیل الفاظ میں ستر مرتبہ سلام پیش کریں۔ حدیث شریف کے مطابق اس انداز میں سلام پیش کرنے والوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پر شفاعت واجب فرماتے ہیں۔

''صلی اللہ علیک وسلم یا سیدی یا رسول اللہ''

اس کے بعد سلام کے جو الفاظ یاد ہوں یا کتاب سے دیکھ کر خوب ذوق وشوق کے ساتھ سلام پیش کریں۔ ہاتھ اٹھائے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگیں۔ اپنی مغفرت کی شفاعت چاہیں' اپنے والدین اہل وعیال' عزیز واقارب' بیوی بچوں اور امت مسلمہ کے لئے خوب دعائیں کریں۔ آنسوؤں کا نذرانہ عقیدت پیش کریں:

گرا کر چار آنسو حال دل سب کہہ دیا ان سے
دیا مجھ کو زبان کا کام چشم خون فشاں تو نے

بار بار حاضری کی اجازت چاہیں' یہ تصور کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سلام سماعت فرما رہے ہیں اور جواب مرحمت فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد اپنے والدین' بیوی' بچوں اور دوست واحباب اور جن حضرات نے سلام پیش کرنے کے لئے کہا تھا ان کی طرف سے سلام پیش کریں یاد رکھیں کہ اگر آپ نے کسی سے سلام پہنچانے کا وعدہ کر لیا تھا تو آپ پر سلام پہنچانا واجب ہو گیا۔ اور اردو میں ان الفاظ سے سلام پہنچائیں:

''اے اللہ کے رسول! میرے والد محترم کی طرف سے سلام قبول فرمائیے' وہ شفاعت کے طلب گار تھے ان کے حق میں شفاعت فرمائیے۔''

اسی طرح باری باری سب کی طرف سے سلام پیش کرنے کے بعد اجتماعی سلام اس طرح کہیں:

''اے اللہ کے رسول! جن لوگوں نے مجھے سلام پہنچانے کا کہا تھا ان کی طرف سے سلام قبول فرما لیں۔''

اس کے بعد دائیں طرف ہٹ کر اگلی دائرے والی کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام

پیش کریں:

"السلام علیک یا خلیفۃ
رسول اللہ. السلام علیک یا
ابابکر الصدیق."

اس کے بعد دائیں طرف ہٹ کر تیسری دائرے والی کھڑکی کے ساتھ کھڑے ہو کر خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان الفاظ سے سلام پیش کریں:

"السلام علیک یا خلیفۃ
الثانی رسول اللہ. السلام علیک یا
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
السلام علیک یا ناطق بالصواب."

اس کے بعد ان دونوں کھڑکیوں کے درمیان کھڑے ہو کر دونوں خلفاً پر اجتماعی سلام ان الفاظ سے پڑھیں:

"السلام علیکما یا وزیری
رسول اللہ. السلام علیکما یا
مشیری رسول اللہ. السلام
علیکما یا صحیبی رسول اللہ"

اس کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ شریف پر آ کر دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کریں اور تھوڑا سا ہٹ کر کے روضہ اقدس کی طرف پیٹھ نہ ہو قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں۔ آٹھ نو دن آپ کا قیام ہوگا۔ روزانہ دو تین مرتبہ ضرور سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں' پتہ نہیں دوبارہ موقع ملے یا نہ ملے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران دوسرا اہم کام مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی ہے۔ یہاں پر ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے جبکہ مسلسل چالیس نمازوں کی ادائیگی کرنے والوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے' اس لئے کوشش کریں کہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ہر نماز صف اول یا اگلی صفوں میں ادا کریں۔ "ریاض الجنۃ" میں ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اذان سے بہت پہلے مسجد میں داخل ہوں گے تو اچھی جگہ مل سکے گی۔ قیام مدینہ کے دوران تہجد مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزرنا چاہئے۔

مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ بہت ہی مبارک حصہ ہے۔ یہ جنت کا ٹکڑا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حجرے اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ ریاض الجنۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محراب سب سے مبارک جگہ ہے' کیونکہ آپ کی سجدہ گاہ ہے۔ اس کے علاوہ "ستون حنانہ" ستون عائشہ' ستون وفود اور ستون توبہ بھی قبولیت دعا کی جگہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توسیع والی محراب اور منبر مبارک سے متصل حصہ بھی مبارک ہے۔ "ریاض الجنۃ" کی نشانی یہ ہے کہ اس حصہ کے تمام ستون سنگ مرمر کے ہیں جن پر ہری دھاریاں ہیں اور فرش پر قالین کا رنگ لال کے بجائے سلیٹی ہے۔

> نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مسجد نبوی میں نماز فجر ادا کی اور پھر قباء آ کر دو رکعت ادا کیں اس نے گویا میرے ساتھ عمرہ ادا کیا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کا ثواب اس کو ملے گا)

مسجد نبوی کے علاوہ مدینہ منورہ میں مسجد قباء' اسلام کی پہلی مسجد ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مسجد نبوی میں نماز فجر ادا کی اور پھر قباء آ کر دو رکعت ادا کیں اس نے گویا میرے ساتھ عمرہ ادا کیا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کا ثواب اس کو ملے گا)

شہداء احد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مظلوم ترین شہید چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار اور میدان احد جو بہت ہی مبارک جگہ ہے' یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ' حضرت مصعبؓ اور شہدائے احد کو سلام پیش کریں' ان کے وسیلہ سے دعا مانگیں۔ میدان جنگ خندق' مسجد قبلتین' مسجد علی رضی اللہ عنہ' وغیرہ میں جا کر زیارت کرنا اور دو رکعت ادا کرنا افضل و مستحب عمل ہے۔ جنت البقیع جا کر خلیفہ ثالث شہید مظلوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت حلیمہ سعدیہ' ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت حفصہ اور دیگر امہات المومنین' حضرت صفیہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر پھوپھیاں' خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء' حضرت رقیہ' حضرت ام کلثوم' حضرت زینب' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہم اجمعین' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت طیب' حضرت امام مالک' امام شافع اور لاکھوں صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین اور مشائخ وعلماً کرام کے مزارات پر حاضری دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق دعائیں مانگیں اور ان کا وسیلہ طلب کریں۔ چالیس نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر الوداعی سلام پیش کرتے ہوئے فراق اور جدائی کے غم سے روتے ہوئے آئندہ کی حاضری کی استدعا کرتے ہوئے مدینہ منورہ سے رخصت ہوں۔

یا رب صل وسلم دائما ابداً'
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اٹھ کے تاقب گو چلا آیا ہوں اس کی بزم سے
دل کی تسکیں کا مگر سامان اسی محفل میں ہے

ایک وضاحت

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی (۱۶ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۰۹ء) میں ''جناب ارشاد احمد حقانی، راجہ فتح خاں اور تاریخ سے فریب'' کے زیر عنوان میرے مضمون کی اشاعت کے بعد بعض احباب نے کہا کہ: آپ نے اپنے دعوے کہ: ''جماعت احمدیہ کو بائیں بازو کے سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں میں خاصے ہمدرد مل گئے ہیں'' کا کوئی ثبوت نہیں دیا، اس لئے ان احباب اور عام قارئین کی خدمت میں درج ذیل حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱:...... جماعت احمدیہ لاہور نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے، جس میں نیشنل عوامی پارٹی کے سابق سیکریٹری جنرل قصور گردیزی اور پارٹی کے ایک راہنما شیر محمد مری المعروف بہ جنرل شیروف کے بیانات ہیں، جن میں ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔

۲:...... بائیں بازو کے ممتاز دانشور اور پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کے ڈائریکٹر ورکشاپ جناب حسین نقی نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا:

''تحریک ختم نبوت میں احراریوں نے ایک سیاسی حکمت عملی کے تحت قادیانیوں کو ہدف بنایا۔ پیپلز پارٹی اور بھٹو مرحوم دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے سو سال پرانا (قادیانی) مسئلہ حل کردیا، انہوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا، بلکہ مسئلے کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ اب پاکستان میں ہر فرقے کے لئے یہ مسئلہ پیدا ہوگیا ہے اور اس وقت ہر فرقہ ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہا ہے۔''

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور، مارچ ۱۹۹۵ء)

۳:...... بائیں بازو کی معروف ادیبہ اور کالم نگار محترمہ زاہدہ حنا روزنامہ ''ایکسپریس'' میں اپنے کالم ''زرم گرم'' میں قادیانیوں کے لئے اپنے نرم گوشے کا اظہار کرتی رہی ہیں، وہ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں

جناب شکیل عثمانی

افغانستان میں روسی افواج کے خلاف تحریک مزاحمت کا مضحکہ اڑاتے ہوئے لکھتی ہیں:

''یہ وہ دن تھے جب پاکستانی سماج کو نئے سرے سے مشرف بہ اسلام کرنے کی کوشش کا آغاز ہوا تھا، اس کی بنیاد وہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم رکھ گئے تھے، مولویوں کو خوش کرنے کا سفر انہیں غیر مسلم قرار دے کر شروع ہوا، جنہیں بانی پاکستان مسلمان سمجھتے تھے، یہ سفر آخری دنوں میں اقتدار بچانے کی خاطر جمعہ کی چھٹی اور شراب بندی جیسے فروعی اور نمائشی معاملات پر ختم ہوا۔'' (۹/ستمبر ۲۰۰۷ء)

۴:...... ماہنامہ ''نیا زمانہ'' لاہور کی فائلیں دیکھ لی جائیں۔ متعدد شماروں میں بائیں بازو کے لکھاری اور احمدی صحافی اور ادیب اپنے نقطۂ نظر کی اشاعت کرتے نظر آئیں گے۔ ان کا ایک مشترکہ موضوع احمدیوں کے بنیادی حقوق کی مبینہ خلاف ورزی اور ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کی مذمت ہوگا۔ میرے پیش نظر ۲۰۰۸ء اور ۲۰۰۹ء کے شمارے ہیں۔

اب چند سطور جناب ارشاد احمد حقانی کے بارے میں: میں نے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۷/جون ۲۰۰۹ء میں جناب حقانی کا کالم ''حرف تمنا'' حیرت اور رنج کے ساتھ ختم کیا۔ جناب حقانی نے اپنے کالم میں راجہ فتح خاں صاحب کا خط بغیر کسی تبصرے کے شائع کیا ہے۔ انہوں نے بعد میں شائع ہونے والے کسی کالم میں بھی راجہ صاحب کے ''افکار عالیہ'' پر اظہار خیال نہیں کیا، حالانکہ جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ ''تسنیم'' لاہور کے ایڈیٹر اور جماعت اسلامی پنجاب کے سیکریٹری کی حیثیت سے وہ برسوں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے کی حمایت کرتے رہے ہیں، وہ راجہ صاحب کو اپنے مرحوم دوستوں جناب سعید ملک اور جناب نعیم صدیقی کی مرتبہ کتاب ''فسادات پنجاب اور تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر تبصرہ'' پڑھنے کا مشورہ دے سکتے تھے، جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے کے علاوہ اسلامی ریاست کی نوعیت اور قائد اعظم کی ۱۱/اگست ۱۹۴۷ء کی تقریر پر بھی بحث کی گئی ہے، لیکن:

''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''

☆☆........☆☆

فضائلِ قرآن شریف

مرسلہ: ابوفضالہ احمد خان

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور سکھائے۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھلائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

☆......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ کی سیکھ لے تو نوافل کے سو رکعت سے افضل ہے۔

☆......ایک روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ جل شانہ بچوں کے قرآن پاک پڑھنے کی وجہ سے اپنے عذاب کو روک دیتے ہیں۔

☆......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے (گویا الم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں)۔

☆......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ خود حق تعالیٰ جل شانہ کو تمام مخلوق پر۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی رونق اور افتخار قرآن کریم ہے۔

☆......آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک دنیا میں نور اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جن گھروں میں کلام پاک کی تلاوت کی جاتی ہے وہ مکانات آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں، جیسے زمین والوں کے لئے آسمان پر ستارے۔

☆......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہوکر تلاوت کلام پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے

روس کے مسلمانوں کی حفظ قرآن سے شیفتگی

گزشتہ صدی کی نویں دہائی کے شروع میں جب سے روس کے مسلمانوں کو اپنے دین و مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ملی ہے، زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام اور رسول اسلام کی تعلیمات و ہدایات سے ان کی شیفتگی اور عشق و محبت کھل کر سامنے آگئی ہے اور وہ علانیہ طور پر اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے اور ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں، ان میں حفظ قرآن کریم کا عمل بھی پایا جاتا ہے، پورے روس میں جہاں جہاں مسلمان سکونت پذیر ہیں وہ حفظ و تلاوت قرآن سے بڑی محبت کا ثبوت دیتے ہیں، خود قازان میں قرآن پاک کی تعلیم وتحفیظ اور اسلامی ثقافت کی ترویج و تدریس کے لئے مدارس، کالجز اور یونیورسٹیاں قائم ہوگئی ہیں اور ان اداروں میں عربی زبان ہی میں تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ کے اندر عربی زبان اور ادب کے پروفیسر شیخ عبدالجلیل قاسم کا کہنا ہے کہ بہت سے طلبا عربی قواعد تجوید کے مطابق قرآن حفظ کرتے ہیں، ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو عرب ممالک جا کر عربی زبان و ادب کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور کچھ ہی سالوں میں اچھی استعداد پیدا کرلیتے ہیں، عربی زبان کے تعلق سے طلبا کی قابلیت و استعداد عجیب ہوتی ہے۔

روس کے مسلمان اسلامی ثقافت، عبادات و معاملات اور اسلامی شعائر و فرائض کو مکمل طور پر آزادی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور سب سے قرآن کے حفظ اور تجوید سے ان کے اندر شغف اور شوق و رغبت ہے، حفظ کا طالب علم بڑی مشقت و تواضع اور خشوع و خضوع کے ساتھ استاذ کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا ہے، حالانکہ عربی ان کی قومی زبان نہیں ہے۔

قازان میں بچوں کے حفظ قرآن کے لئے ایک مدرسہ ہے اور عجیب بات ہے کہ بچے حفظ قرآن، تجوید و صحیح مخارج و حروف میں بڑی خوبی و قابلیت کا ثبوت دیتے ہیں۔

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)

ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت شب وروز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے کلام پاک کی اشاعت کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچو۔

☆...... سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرآن پاک کو اپنے آگے آگے رکھے اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے جو اس کو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرادیتا ہے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست وذلیل کرتا ہے۔

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو قرآن پاک پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر رکھ دیا جائے قرآن مجید کسی چمڑے میں پھر وہ آگ میں ڈال دیا جاوے تو نہ جلے۔

☆...... سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کلام مجید پڑھا جاتا ہے، اس میں خیرو برکت بڑھ جاتی ہے، ملائکہ اس میں نازل ہوتے ہیں اور شیاطین نکل جاتے ہیں۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خالی گھر وہی ہے جس میں تلاوت قرآن شریف نہ ہوتی ہو۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے قلب میں قرآن پاک کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ بہ مثل ویران گھر کے ہے۔

☆...... آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے قرآن شریف پڑھا، اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان میں لے لیا۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ جل شانہ اتنا التفات کسی کی طرف نہیں فرماتے جتنا کہ اس شخص کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ کے لئے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن شریف والے، وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص ہیں۔

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دلوں کی صفائی کی صورت قرآن پاک کی تلاوت کرنا ہے۔

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلام اللہ کا پڑھنے والا صدقہ کرنے والے کے مشابہ ہے۔

☆...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سنے اس کے لئے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے۔

☆...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس آیتوں کی تلاوت رات میں کرے وہ اس رات غافلوں میں شامل نہ ہوگا۔☆

ملفوظ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر سوم حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا: سرکاری حکام اور ارباب حل وعقد کو میری وصیت ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے وفادار بن کر رہیں، کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کے عارضی منصب اور عزت کے بدلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت کی مدد یا حوصلہ افزائی نہ کریں، مولانا کی اس نصیحت کو شاعر نے اپنے انداز میں یوں قلم بند کیا:

لطف دنیا کے ہیں کے دن کے لئے
کھونہ جنت کے مزے ان کے لئے
گر یوں کیا اے دل تو پھر یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیے تنکے کے لئے

یہ ایک کھلی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا مگر:

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

اگر آج آنکھ بچا کر منکرین ختم نبوت کے ساتھ چلتے رہے تو پھر کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کیمپ میں شمار مشکل ہوگا۔ (مرسلہ: مولانا قاضی احسان احمد)

خاموش خادم

شیخ عبداللہ

ڈاکٹر شبیر حسین جھتیال

ضلع جامشورو کے اٹھ ہزار مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا وسیع وعریض رقبہ پر مشتمل تھانہ بولا خان اپنی منفرد تاریخ، دشوار گزار راستوں، سنگلاخ پہاڑوں اور حسین وادیوں کی وجہ سے ہمیشہ فقیر منشوں کی آماجگاہ رہا ہے، کیرتھر کے دامن میں پھیلیھوئی یہ کوہستانی وادای تقریباً ڈھائی لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، جس کی اکثر آبادی نیم قبائلی، نیم خانہ بدوشانہ زندگی اپنائے ہوئے آج بھی زندگی کی بنیادی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے صدیوں پرانی پسماندگی کی تصویر پیش کرتی ہے، برسات کی آمد کے انتظار میں یہاں کے غریب، مفلس، نادار، لوگ زندگی کی چکی میں پستے پستے موت کا شکار ہوجاتے ہیں یا زندگی بھر مفلوج ہوجاتے ہیں، کیونکہ غربت اور علاج کی سرکاری سہولیات بہتر طور پر میسر نہیں ہیں۔ اب ہی حالات کے تناظر میں وادیٔ مول سے دردمند دل رکھنے والا ایک ہندو بچہ جنم لیتا ہے جو بعد میں توحید سے سرشار ہوکر شیخ عبداللہ کوہستانی بن جاتا ہے، جن کی دینی اور فلاحی خدمات کی وجہ سے آج کوہستان کے مفلس اور مجبور لوگ اسے ''کوہستانی ایدھی'' یا ''مسکین جہان کوسو'' کے نام سے پکارتے ہیں۔ ایک دل پزیر مقرر، واعظ، ادیب، سماجی کارکن، دینی عالم اور استاد یہ اس کی شناخت کے پہلو ہیں۔

شیخ صاحب ایک فقیر منش انسان ہیں، جسے خدا نے گفتار اور کردار کی اعلیٰ خصوصیات سے نوازا ہے، اپنے فلاحی مقاصد کے لئے جب عباس ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن کی بنیاد ڈالی تو پڑھے لکھے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، سماجی ورکر صاحب ثروت و دولت مند ہندو اور مسلمان اس میں شامل ہوگئے۔ آج شیخ صاحب کی زیر سرپرستی چلنے والی تنظیم تحصیل بولا خان کے سینکڑوں ہزاروں لوگوں کی پیاسی زندگی میں ایک ابر کرم بن کر ان کی دکھ بھری زندگی میں امید کی ایک جگمگاتی کرن بن چکی ہے۔

طبی خدمات

وہاں پر طبی سہولیات کی فراہمی کو ممکن بنانے کے لئے مفت طبی کیمپوں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، جس میں اب تک آنکھوں کے کئی فری کیمپ لگائے گئے اور ہزاروں مریض آنکھوں کا فری علاج اور دوائیں حاصل کر چکے ہیں، جب کہ پندرہ سو کے قریب مریضوں کے مفت موتیا کے آپریشن کروا کے ماہر سرجنوں سے جدید لینس لگوائے جاچکے ہیں۔ دوسری طرف گاہے بگاہے جلد، زنانہ بیماریوں، دل کی بیماریوں کے ماہر ڈاکٹر بلوا کر ہزاروں لوگوں کو ان کے گھر تک بہترین طبی سہولیات پہنچانے کی کامیاب کوششیں کی جاچکی ہیں۔ آج بھی پیچیدہ امراض کا شکار نادار مریض اس تنظیم کے حوالے سے کراچی کے میمن ہسپتال میں داخل ہوکر مفت علاج کی سہولیات حاصل کرتے ہیں جہاں پر ڈلیوری آپریشن سے لے کر بائی پاس سرجری تک مریض فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ کوہستان کے پسماندہ لوگ اپنے بچوں کے ختنوں کی وجہ سے پریشان رہتے تھے اور یوں کئی بچے ۱۶،۱۵ سال کی عمروں سے بھی تجاوز کر جاتے تھے۔ شیخ صاحب نے کراچی کے دوستوں سے مشورہ اور مدد مانگی اور اب یہاں باقاعدہ ختنہ کیمپ لگاتے ہیں، ماہر سرجن جدید رنگ کے طریقے سے ہزاروں کی تعداد میں مفت ختنہ کر کے مفت دوائیں دیتے ہیں، یوں غریب لوگ عطائی معالجوں سے بچ گئے جس کی وجہ سے کئی بچے مہینوں تک عذاب جھیلتے رہتے تھے۔

تعلیمی اور ادبی خدمات

اس حوالے سے بھی شیخ صاحب اور ان کی تنظیم اے ڈی اف گرانقدر خدمت کر رہی ہے، تقریباً آٹھ سو کے قریب طلبا کو امتحانی فیسیں، یونیفارم، کتابیں اور اسٹیشنری مہیا کی گئی ہے، جس کی وجہ سے ان کی تعلیم جاری رہی۔ ان میں کئی ایک اب برسر روزگار بھی ہوگئے جبکہ باقی طلبا اور طالبات اسکولوں اور کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بولا خان کے انتہائی پسماندہ ماچھی قبیلے میں اسکول کھول کر ان کی زندگی میں تبدیلی کی بنیاد ڈال دی ہے، جہاں ۱۰۰ کے قریب بچے چار اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم کے زیور سے آشنا ہورہے ہیں جب کہ ان بچوں کے کپڑے یونیفارم، جوتے، کتابیں اور اساتذہ کی تنخواہیں تنظیم کے خیر خواہ لوگ برداشت کر رہے ہیں۔ دوسری طرف علاقائی ادب دوست لوگوں کے لئے کئی ادبی سیمینار، کتابیں، میلے، مشاعرے، تقریری مقابلے اور نعتیہ محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ ان محافل میں سندھ کے بڑے بڑے اسکالر ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، نصیر مرزا، جامی چانڈیو، پروفیسر قلندر شاہ لکیاری، آغا نور محمد پٹھان، نور احمد سندھی، تاج جویو، ابراہیم جویو، کامرید جام ساقی جیسے لوگ شرکت کر چکے ہیں اس مہ سے آج علم و آگہی کے قابل ستائش چشمے پھوٹ رہے ہیں۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.EMAKTABA.INFO

نوجوانوں کے لئے فلاحی سرگرمیاں

کوہستانی نوجوان جو گٹکے، پان، زہریلی پکی شراب اور دوسری مضر صحت اشیاء کے عادی ہو رہے تھے ان کو متبادل صحت مند سرگرمیوں میں شامل کرنے کے لئے کھیلوں کے مقابلے، ہفتہ صفائی کی کئی مہمیں، فنکشن وغیرہ کروائے جاتے ہیں، جسے بجا طور پر یہاں کے عمائدین جیسے سردار ملک اسد سکندر سابق ایم این اے، پیر بخش خاصخیلی، وزراء جیسے ڈاکٹر دیارام، ایاز سومرو وغیرہ شریک ہو کر ہمت افزائی کرتے ہیں جو کہ بذات خود شیخ صاحب کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے مترادف ہے۔ ان ساری سرگرمیوں میں جس پروگرام کا سب سے زیادہ انتظار کیا جاتا ہے وہ ہے، اجتماعی شادیوں کا پروگرام جس کے شہر میں جشن کا سماں بندھ جاتا ہے، ضرورت مند دولہے، نئے لباس پہن کر شاندار اسٹیجوں پر تشریف فرما ہوتے ہیں جب کہ ساتھ والے شامیانے میں غریب کوہستانی دولہنیں ہاتھوں میں مہندی لگائے زرق برق لال پوشاک میں شرماتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آنے والی ازدواجی زندگی کے سپنے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ ہر غریب جوڑے کے ساتھ بیس کے قریب باراتی خواتین و حضرات بھی شامل ہوتے ہیں جب کہ اسٹیج پر دولہے، معزز مہمانان گرامی سے شادی کے تحائف حاصل کرتے ہیں، اس پُر رونق محفل میں غریب اور امیروں کا عجب سنگم ہوتا ہے، کبھی سردار ملک اسد، تو کبھی سینیٹر خالد محمود سومرو اور وزراء شامل ہو کر اس محفل کو عوامی رنگ دے دیتے ہیں، جہاں پر سب خاص و عام کے لئے ایک جیسے مگر مناسب کھانے کا بھی بندوبست ہوتا ہے اور رات گئے تک یہ رنگ برنگے قمقموں اور فلاحی باتوں کے ذکر سے منور محفل جاری رہتی ہے۔

دینی خدمات

شیخ صاحب اور ان کی تنظیم حالانکہ بالا امتیاز

حکمت وقوف عرفات

... پھر مکہ کے مقدس شہر کا قیام گو وطن کا قیام نہیں، مگر بہر حال شہر کا قیام ضرور ہے۔ اس میں وطن کی عمارتیں نہ سہی بلد اللہ کی ہی سہی، جو شہری زندگی کی ساری راحتیں لذتیں اور زینتیں لئے ہوئے ہیں اور عاشق کی شانِ عشق اور محبوب کی شانِ غیرت کے یہ بھی خلاف تھا کہ عاشق کا دل عمارتوں اور سامانِ عیش تمدن میں کسی بھی درجہ میں اٹکا رہے، اس لئے اصل حج کے لئے جو حقیقی طور پر شانِ عشق کا مظاہرہ تھا، ایام حج میں حکم یہ ملا کہ مکہ کی شہری آبادی بھی ترک کرو اور عرفات کے ریگستانوں میں ننگے سر، ننگے پاؤں، کفنی پہنے ہوئے پہنچو کہ اصل حج یہی ہے کہ ایک چٹیل میدان میں گھر بار، بیوی بچے، سامان تمدن اور وسائل عیش کی متقاضی ہوتی ہے، بلکہ ایک کپڑے کا مسافر خانہ یعنی خیمہ ہو اور تم ہو، تا کہ اعلیٰ ترین ترک لذات کا مقام حاصل ہو جائے جو ایک عاشق کے لئے سزاوار اور واجبات عشق کے لئے درکار ہے۔

(حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ)

مذہب انسانیت کی خدمت میں مشغول ہے، خود شیخ صاحب توحید کے قائل ہو کر اسلام میں داخل ہوئے، اس لئے اسلامی خدمات میں بھی ایک روحانی لگاؤ ان کی فطرت کو ظاہر کرتا ہے اب وہ پسماندہ اور محروم لوگوں میں اسلامی تعلیمات پھیلانے میں خصوصی توجہ دیتے ہیں، ان گاؤں گوٹھوں میں جہاں لوگ وضو سے بھی نا آشنا تھے، وہاں مساجد تعمیر کروائیں اور اب بڑے، بچے اور نوجوان باجماعت نماز پڑھتے ہیں، وہ لوگ جو میت کی آخری رسومات ادا کروانے کے لئے کئی میل دور جا کر کسی مولوی کو لاتے تھے اب ان کے اپنے گاؤں میں مرد و خواتین تیار ہو گئے جو سفر آخرت کی سب رسومات احسن طریقے سے انجام دیتے ہیں، اب تک ۲۶ مساجد اور مکاتب تعمیر ہو گئے ہیں جہاں بچے اور بچیاں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ کئی سالوں سے ہر رمضان المبارک میں صاحب ثروت لوگوں کی مدد سے ہزاروں گھروں میں عید کا راشن پہنچاتے ہیں ہر ایک پیکج میں ایک ہزار کا گھریلو سامان ہوتا ہے جو مسکینوں کو ان کے گھر کی دہلیز تک پہنچایا جاتا ہے، اور اس طرح کوہستانی لوگوں کی محروم زندگیوں میں خوشیاں بکھیرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ شیخ صاحب کی زندگی "حقوق اللہ" اور "حقوق العباد" کے ادا کرنے میں ہی مشغول رہتی ہے، حالانکہ اس سفر میں کئی مرتبہ انہیں حرف تنقید کا نشانہ بھی بننا پڑتا ہے مگر یہ صاحب ہمیشہ کوہستانی روایات کا بھرم رکھتے ہوئے ان باتوں کو دل میں نہیں رکھتے اور اپنے کام میں مگن رہتے ہیں۔ حقیقتاً یہ مضمون شیخ صاحب کی ہمہ جہت شخصیت کا احاطہ نہیں کر سکتا، لیکن اسے صرف اس ناچیز کی خراج عقیدت پیش کرنے کی ایک نامکمل اور ناقص کوشش ہی سمجھا جائے۔

☆☆........☆☆

بقیہ: ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی مفصل رپورٹ

اس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سات سو نہیں تمام صحابہ کرامؓ بھی شہید کئے جاسکتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پیش کی جانے والی قربانیاں کھلی کتاب ہے۔ یہ ملک نبی کے ماننے والوں نے بنایا تھا اور اس میں نبی کے ماننے والے ہی رہیں گے۔ ہم صحابہ کرامؓ کا دفاع اس لئے کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے نبوت کا دفاع کیا۔ جب ہم صحابہ کرامؓ کے لئے جانیں قربان کرسکتے ہیں تو جس ذات گرامی کے لئے صحابہ کرامؓ نے جانیں قربان کیں تو ان پر ہماری جانیں قربان کیوں نہیں کی جاسکتیں؟ انہوں نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت کو یقین دلاتا ہوں کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جہاں آپ کا پسینہ گرے گا ہم اپنا خون پیش کریں گے۔

جماعت اسلامی کے مرکزی راہنما ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کی گراں قدر خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ عظیم الشان کانفرنس قادیانیوں کے لئے پیغام ہے کہ دامن رسالت کے ساتھ وابستگی کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران اور اس کے اتحادی طے شدہ مسائل کو چھیڑ کر پنڈورہ بکس نہ کھولیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم میں لاکھوں ووٹرز صحیح العقیدہ مسلمان ہیں، جو اپنے قائد کی قادیانیت نوازی کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔

وفاقی وزیر سیاحت مولانا عطاء الرحمن نے کہا کہ میرے لئے فخر کی بات ہے کہ آج کے بابرکت اجلاس میں شریک گفتگو ہوں، چند گزارشات پیش خدمت ہیں:

ا:...... پاکستان کی دھرتی کا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کلیدی کردار رہا ہے، ہمارے ہوتے ہوئے کسی کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ ختم نبوت کے خلاف کوئی قانون بنائے جو قادیانیت کو زندہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ مفتی محمودؒ کی اولاد اور جمعیت کے کارکنان زندہ ہیں۔ ملک میں بدامنی اور دھماکے اور گیری لوگر بل میں کہا جاتا ہے کہ یہ مجاہدین ایسی حرکتیں کررہے ہیں، جن کا تعلق دینی مدارس سے ہے۔ قومی اسمبلی کے ان کیمرہ اجلاس میں بدامنی مدارس کے کھاتے میں ڈالی گئیں، لیکن قائد جمعیت نے واضح کیا کہ یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ قائد جمعیت نے جب دوسرا رخ پیش کیا تو اس سے ہاؤس کا ذہن تبدیل ہوا۔ آج امریکا کو مجاہدین اور افغان قوم کا احسان ماننا چاہئے تھا، لیکن اس نے دیکھا کہ مجاہدین نے روس کا مقابلہ اسلامی نظام کے لئے کیا تھا، امریکا آج ان مجاہدین پر حملہ آور ہے، کیونکہ مجاہدین کی دین اسلام سے پختگی مدارس و مساجد کی وجہ سے ہے، لہٰذا دینی طبقہ کو بدنام کیا جارہا ہے۔ جمعیت نے عالمی حالات پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ العزیز جمعیت علماء اسلام ایوان اقتدار میں ہو یا حزب اختلاف میں، اپنے ملک، قوم اور دین کے لئے سوچتی ہے، ہم کسی صورت میں امریکی پالیسیوں کی تائید نہیں کریں گے۔ جمعیت پاکستان میں ختم نبوت کے خلاف کوئی کمٹمنٹ نہیں کرسکتی۔ ملکی سالمیت، مدارس، مساجد اور قانون رسالت کے تحفظ کے لئے باہمی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ اپنے اختلافات، مفادات کو بالائے طاق رکھ کر فیصلے کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس اجتماع سے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے متعلق راہنمائی ملتی ہے۔ یہ اجتماعات آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی نظریاتی پختگی کا سبب ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے گئے تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تلوار ننگی کرکے میدان میں آگئے کہ جو کہے گا کہ حضور فوت ہوگئے تو اس کا سر قلم کردوں گا۔ امام الصحابہ رضی اللہ عنہ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ شخصیات دنیا سے جاسکتی ہیں نظریات نہیں جاسکتے۔ مجلس ہمارے اکابر کی تاریخی جماعت ہے جو اسلام کے بنیادی عقیدہ کا تحفظ کررہی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت نے شخصیات کو شخصیات بنایا۔ ختم نبوت کا تعلق ذات پیغمبر کے ساتھ ہے، جب نظریہ مضبوط ہوتا ہے تو قربانی دینا بھی آسان ہوتا ہے۔

یہ اجتماع چناب نگر میں منعقد ہورہا ہے، کیونکہ یہ منکرین ختم نبوت کا مرکز ہے۔ اس کے بنیادی مقصد دو ہیں:

ا:...... ان لوگوں کو اسلام وایمان کی دعوت دینا ہے۔ اسلام قبول کرلو تمہیں سینے سے لگائیں گے، سر آنکھوں پر بٹھائیں گے، جس سے تمہاری دنیا، قبر اور آخرت بنے گی۔ اس نبی کے ساتھ رشتہ جوڑو جس سے نسبت کے لئے نبی دعا کرتے گئے، جس نسبت نے یثرب کو مدینہ بنادیا، آپ کی تشریف آوری سے نام اور مقام بدل گیا، یثرب کہنے سے روک دیا گیا۔

۲:...... جو انسانی اوصاف کا حامل نہ ہو اس کے ساتھ رشتہ مت جوڑو، دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہم باطل کو اس کے گھر میں باطل اور کفر کہیں گے، ہم حالات سے سمجھوتہ نہیں کرتے۔ یہ بات مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی لیکن آپ نے حالات سے سمجھوتہ کرنے سے انکار کردیا، ہم ہر جگہ ختم نبوت کی بات کرتے رہیں گے۔ ☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور ہونے والی قراردادیں

☆…… یہ اجتماع ملک بھر کے خطباء سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کی عظمت اور تردید قادیانیت کے لئے وقف کریں۔ تاکہ پاکستان کی نسل نو کو قادیانی فتنے کی سنگینی کا احساس دلایا جاسکے۔

☆…… قادیانیوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ و دھوکہ دینے کے لئے اپنی عبادت خانوں پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور توہین ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں سے قرآنی آیات کو محفوظ کیا جائے۔

☆…… قادیانی اپنے کو مسلمان ظاہر کرکے حرمین شریفین کا سفر کرتے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے۔ یا سعودی حکومت کی طرح غیرمسلموں کے شناختی کارڈوں کا رنگ مختلف کیا جائے۔

☆…… تعلیمی اداروں میں قادیانی طلبہ وطالبات کی ارتدادی سرگرمیاں حد سے تجاوز کر رہی ہیں اور قادیانی اسکولز اور کالجز کے داخلہ فارموں میں درج مذہب کے خانہ میں اپنے آپ کو مسلمان لکھتے ہیں۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں داخلہ فارموں میں درج مذہب کے خانہ کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی عظمت واہمیت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد پر مشتمل حلف نامے کا اندراج کیا جائے۔

☆…… یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مضامین اور اسباق شامل کئے جائیں۔ تاکہ نوزائیدہ نسل میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے سلسلہ میں شعور پیدا کیا جاسکے۔

☆…… اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا پر گورنر پنجاب سلمان تاثیر، عاصمہ جہانگیر اور اقلیتی وزیر شہباز بھٹی کی طرف سے توہین رسالت قوانین کے خاتمہ سے متعلق بیانات سامنے آئے ہیں۔ یہ اجتماع واضح کرتا ہے کہ ناموس رسالت کا مسئلہ ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے اور پوری امت مسلمہ گستاخ رسول کی شرعی سزا، سزائے موت پر یکجان ہے۔ لہٰذا تعزیرات پاکستان کی دفعات 295-A، 295-B اور 295-C میں کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ برداشت نہیں کی جائے گی۔

☆…… حکومت نے تمام اقلیتوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں لئے ہوئے ہیں۔ لیکن قادیانی اوقاف حکومتی تحویل میں نہیں لئے گئے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دوسرے غیرمسلموں کے اوقافوں کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی حکومتی تحویل میں لیا جائے۔

☆…… چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں نے اسرائیلی طرز پر ظالمانہ نظام قائم کر رکھا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کی زمین ہر شخص کو خریدنے اور کاروبار کرنے کی اجازت دی جائے اور انسانوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

☆…… قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے اسلامی شعائر اور مسلمانوں کے مذہبی علامات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنے سے روکا جائے۔

☆…… قادیانی رسائل وجرائد ملکی قوانین اور عالم اسلام کے خلاف شعلہ افشانیاں کر رہے ہیں۔ لہٰذا قادیانی اخبارات وجرائد کی ڈکلریشنیں منسوخ کی جائیں۔

☆…… کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع ملک پر ڈرون حملے اور کیری لوگر بل کو پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کے خلاف ایک منظم سازش کا حصہ سمجھتا ہے اور حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قبائلی علاقہ جات پر ڈرون حملے بند کئے جائیں اور امریکہ کے سامنے جرأت مندانہ موقف اپناتے ہوئے کیری لوگر بل کو مسترد کیا جائے۔

☆…… پورا ملک دہشت گردی اور بیرونی ایجنسیوں کی زد میں ہے۔ یہاں تک کہ حکومتی ادارے بھی دہشت گردی کی لپیٹ میں ہیں۔ یہ اجتماع جی ایچ کیو راولپنڈی سمیت لاہور اور پشاور میں ہونے والے خودکش حملوں کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دہشت گردی کے اصل اسباب ومحرکات تلاش کر کے ملکی سرحدوں کو محفوظ کیا جائے اور بلیک واٹر تنظیم پر پابندی عائد کی جائے۔

☆…… حساس عہدوں پر تعینات سکہ بند قادیانی ملکی سلامتی واستحکام کے لئے خطرہ ہیں۔ لہٰذا سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

☆…… یہ اجتماع ملک میں جاری بجلی کے بحران، طویل لوڈشیڈنگ اور کمرتوڑ مہنگائی کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بجلی کے بحران پر فی الفور قابو پایا جائے اور بجلی کے بلوں

میں ناجائز اضافہ واپس لیا جائے اور پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو فعال کر کے گراں فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

☆…… یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گیس اور پانی کے متوقع بحرانوں سے نمٹنے کے لئے منظم بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں۔

☆…… پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور ہزاروں مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ لہٰذا اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں اسلامی شرعی نظام نافذ کیا جائے اور سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔

☆…… ”اسلامی نظریاتی کونسل“ حکومت کا قائم کردہ ادارہ ہے۔ لہٰذا ان کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کا فی الفور اعلان کیا جائے۔

☆…… فیصل آباد فیکو کا ڈائریکٹر طارق محمود قادیانی ہے، ایسے ہی چنیوٹ اور چناب نگر کے بھی کچھ افسران قادیانی ہیں، اور کچھ قادیانی نواز ہیں، جنہوں نے کانفرنس میں تعاون نہیں کیا۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی افسران کو برطرف کیا جائے۔

☆…… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر گوجرانوالہ، مولانا قاری خبیب احمد عمر جہلم، مولانا علی محمد حیدری خیرپور میرس، حکیم عبداللطیف اٹھارہ ہزاری، مولانا سید امیر حسین گیلانی اوکاڑہ، مولانا قاری محمد اقبال اختر نقوی رینالہ خورد، مولانا عطاء الرحمن شہباز سمندری، مولانا غلام فرید دریا خان، مولانا مسعود احمد کوٹ ادو، اہلیہ مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ، قاری غلام غوث شجاع آبادی، حافظ منظور احمد قریشی سیالکوٹ، دختر ڈاکٹر دین محمد فریدی، اہلیہ فضل قادر ڈیرہ اسماعیل خان اور دیگر تمام وفات شدگان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے لواحقین اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور مرحومین کے لئے بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ ☆☆

☆……☆……☆

حلقہ نارتھ کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس سے علماء کرام کا خطاب

کراچی…… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام حلقہ نارتھ کراچی کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی زیر صدارت جامع مسجد مدنی سیکٹر I-C-11 میں منعقد ہوا، جس میں علاقہ بھر کے جید علماء کرام نے نہایت گرم جوشی اور خصوصیت کے ساتھ شرکت کی اور پروگرام میں اپنی قیمتی آراء اور گفتگو سے سامعین کے قلوب کو ایمانی جذبوں سے سرشار کیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، اغراض و مقاصد ہمارے مخدوم مولانا سعد اللہ نے پیش کئے۔ مولانا نے نہایت دل سوزی سے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دین اسلام حق تعالیٰ کا آخری کامل، مکمل اور پسندیدہ دین ہے، اب اس کے بعد کوئی اور دین نہیں آئے گا، اس لئے تبلیغ دین اور تحفظ دین اب علماء کرام کی بہت بڑی ذمہ داری ہے، اس لئے مجھ سمیت تمام شرکاء کو اپنی سعی کو تیز اور خوب تیز کرنا ہوگا۔ مولانا عمر فاروق نے خطاب کرتے ہوئے کہا یہ ہم سب کی سعادت ہے جو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے جمع ہیں اور اس فکر کو لے کر جمع ہیں کہ بال بال ہو کر آپ کیسے اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کو بچا سکتے ہیں؟ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے فرمایا کہ آج کا یہ اجتماع ایک موج اور فکر کا حامل ہے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر اور تڑپ تھی کہ لوگ جہنم سے بچ جائیں اور جنت میں جانے والے بن جائیں، آج ہم بھی اسی محنت سے کہ ہمارے مسلمان بھائی اپنا ایمان سلامت لے کر جنت میں چلے جائیں اور کسی بددین اور دشمن اسلام کے ہاتھ چڑھ کر اپنے ایمان کا سودا نہ کر بیٹھیں، اسی فکر کو لے کر ہم نے چلنا ہے اور اپنے اپنے حلقہ احباب کو اپنی محنت کا مرکز بناتے ہوئے کام کو آگے بڑھانا ہے، اللہ پاک مجھے اور آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ عمومی طور پر تردید قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے جو تجاویز آئیں وہ پیش خدمت ہیں: ☆عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع ہونے والے لٹریچر کی تقسیم کو مزید بڑھایا جائے۔ ☆عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا جائے، اس سلسلہ میں ہفت روزہ ”ختم نبوت“ اور ماہنامہ ”لولاک“ کو عام کیا جائے۔ ☆علماء کرام کم از کم ایک جمعہ ہر ماہ ختم نبوت کے عنوان پر بیان کریں۔ ☆ائمہ مساجد اپنے خصوصی اور عمومی حلقہ احباب کے ذریعہ ان احباب تک رسائی آسان بنائیں جو مسجد اور مدرسہ سے دور ہیں۔ ☆وقتاً فوقتاً تربیتی کورس، کانفرنس اور اجتماعات کا انعقاد کیا جائے۔ ☆تحفہ قادیانیت جلد اول کی تعلیم مساجد میں ائمہ کرام کی نگرانی میں کرائی جائے۔ ☆خواتین کے لئے دروس ختم نبوت کا اہتمام از بس ضروری ہے۔ ☆تمام علاقوں میں علماء کرام کا جوڑ کیا جائے۔ جن علماء کرام نے اجلاس میں شرکت کی ان میں مولانا محمد ذیشان، انعام الحق تھانوی، مولانا محمد احمد مدنی، مولانا [illegible] احمد، مولانا [illegible]، مولانا اکرم الرحمن، مولانا نعیم احمد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا حبیب الرحمن، مولانا [illegible]، مولانا جاوید جعفرانی، مولانا محمد احمد، مولانا عبدالمتین، مولانا عزیز الرحمن سیفی، مولانا عدنان کلیانوی، مولانا محمد عابد و دیگر علماء کرام کے علاوہ خدام ختم نبوت ظہور خان، عبداللہ قریشی، کامران احمد، فراز مرزا، ذیشان انصاری، محمد مدثر، محمد ضیاء، احسن اعجاز، سلمان حیدر، سلیمان علی اور سجاد الحق نے شرکت کی۔

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس ختم نبوت کا تعارف:

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
- یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی اور ماہانہ ”لولاک“ ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔
- یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجئے

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122-061-4583846 فیکس: 0092-61-4542277

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-2780337 فیکس: 021-2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے صحیح طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

شیخ المشائخ مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت